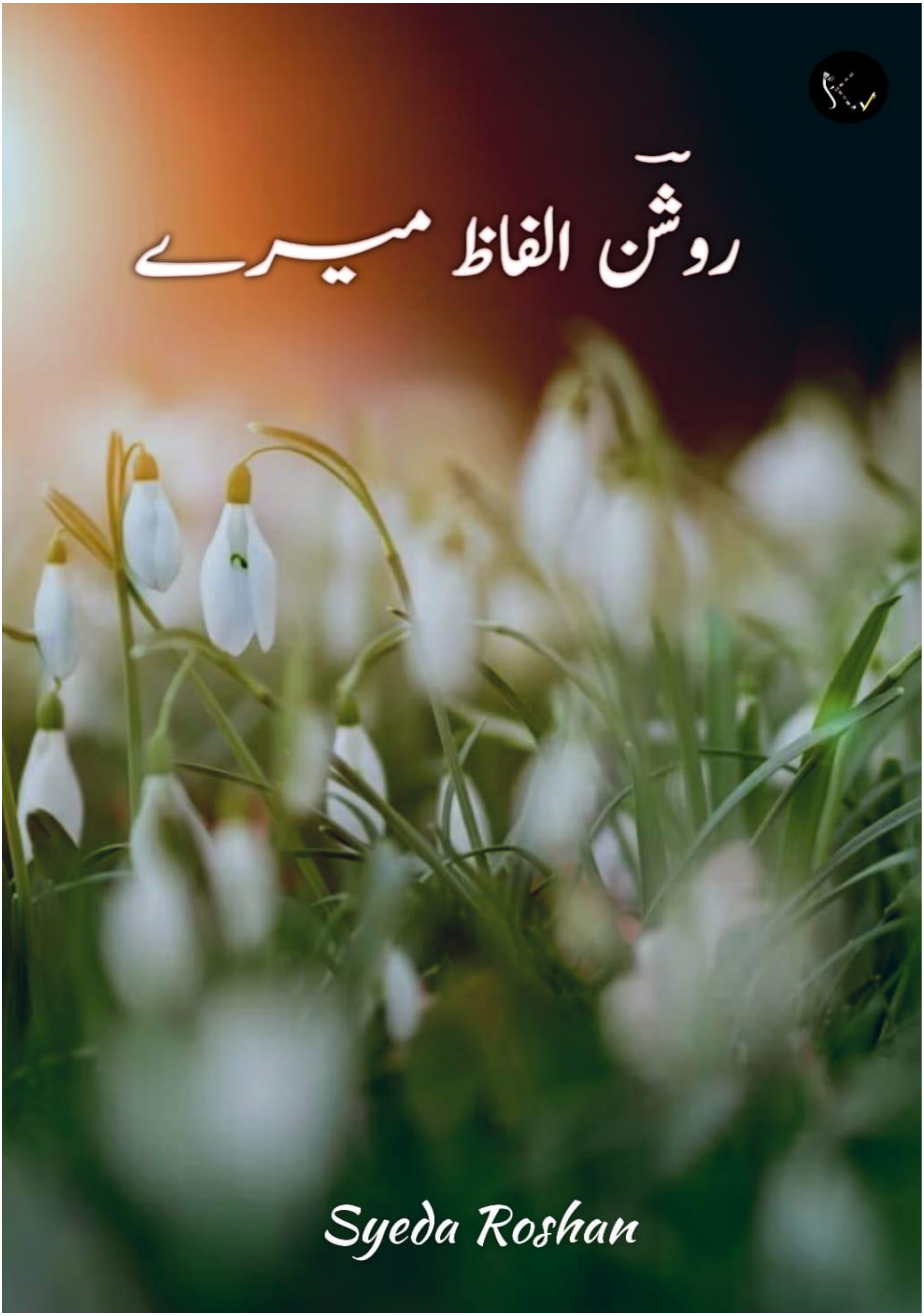
روشن الفاظ میرے
Syeda Roshan

Join us on whatsapp# 0305-6406067

روشن الفاظ میرے

First published by Kitab Writing Publications

Printed in India

09 June 2023

Copyright @ Syeda Roshan

All Rights Reserved

ISBN:- 978-81-19219-89-6

Price:- INR 249

All rights Reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by means whatsoever, without prior permission in writing from the publishers. No responsibility for loss caused to any individual or organization acting on or refraining from action as a result of the material in this publication can be accepted by Bloomsbury the authors.

***

روشن الفاظ میرے

***

★ فہرست ★

1. مجھے خدا پر یقین ہے 8
2. ماں 12
3. بابا واپس چلے آؤ 16
4. میرا بچپن 19
5. تم ہو 21
6. محبت ہے 23
7. کبھی کبھی 25
8. عکس 27
9. محبت ہو گئی 28
10. زندگی میں 29
11. روبرو 31
12. الگ ہے 33
13. محبت بھول گئی میں 34

14. مجھے تم یاد کر لینا 37

15. کیوں نہیں 40

16. اندھیرا ہے 42

17. کم ظرف 44

18. آشیانوں میں 46

19. سبق 48

20. پنجرہ 51

21. بے وجہ الجھتا نہیں 54

22. عشق کی عنایتیں 56

23. ادھورا سا چاند 58

24. بے خبر 59

25. وراثت 61

26. مجھے مان تھا 63

27. شوق ہی تو تھا 64

28. خلاء 66

29. اچھا لگا 68

30. زندگی سفر ہے 69

31. زندگی اور ہم 71

32. بات کرتے ہیں 73

33. مشکل ہے 75

34. کردار 77

35. احسان فراموش 79

36. بھٹکے نہیں ہیں ہم 80

37. نظر نہیں آتی 81

38. کس نے دیکھا 83

39. عجیب تھا 85

40. نہ میں ہوتا تو کیا ہوتا 87

41. بتاؤ کیا کیا جائے 88

42. حقیقت پسندی 91

43. سفر جاری ہے 93

44. فطرت 96

45. دھوپ کی دستک 98

46. شکایت ہے بہت 100

47. ہارا نہیں جاتا 102

48. مطمئن ہے 105

49. مجھے لکھنے دو 107

50. پہچان 111

51. ضرورت محسوس نہیں ہوتی 112

52. معلوم ہوتی ہے 114

53. قافلہ 116

54. خوابیدہ چراغ 118

55. تصویر 119

56. قصہ 120

57. سراب 121

58. منافق 122

59. ایک بات 123

60. دکھاوا 124

61. سفیدپوش 125

62. ایک شخص 126

63. خاموشی کا شو 128

64. خاندانی 132

65. میں روشن ہوں 133

پیش لفظ

لفظ در لفظ یہ تحریر ہے روشن

ساتھ ہی آپ کا اندازِ بیان روشن

میری تحریر میں شامل ہو داد آپکی

تو ہو جاتی ہے میری تخلیق روشن

لوگ سمجھتے ہیں کہ شاعری ایک سیدھی بات کو بہت مشکل بنانے کا نام ہے مگر میں سمجھتی ہوں شاعری دراصل جزبات کے اس سمندر کا نام ہے جو اوپر سے بہت خاموش ہوتا ہے مگر گہرائی میں اٹھنے والے طوفانوں کی خبر سب کو نہیں ہوتی، میں اپنی زندگی کے قصے یا اپنی تعریفوں کے قلابے نہیں ملاؤں گی مگر اتنا ضرور کہنا چاہتی ہوں کہ یہ ساری نظمیں اور غزلیں جو میں نے لکھیں ہیں میرے آس پاس کسی نہ کسی کی زندگی کی حقیقت پر مبنی ہے میں سمجھتی ہوں ایک کلام کو ایسا ہونا چاہیے کہ پڑھنے والے کہ دل میں اتر جائے، بلکل جیسے اقبالؒ کی شاعری سیدھے دل میں پر اثرانداز ہوتی ہے، اقبالؒ میرے پسندیدہ شاعروں میں سب سے اوپر ہیں،

؎ سچ کہوں تو مجھ کو یہ عنوان برا لگتا ہے

ظلم سہتا ہوا انسان برا لگتا ہے

کتنی بدل گئی ہے یہ دنیا اپنی

ایک دن ٹھہر جائے تو مہمان برا لگتا ہے

مجھ پر اور میری تحریروں پر اقبالؒ کے کلام کا بہت اثر ہے، اقبالؒ کے علاوہ مجھے جون ایلیا اور قتیل شفائی کے کلام بھی کافی پسند ہیں، ویسے میں ہر اچھی غزل لکھنے والے کی قدردان ہوں، میں بھی انسانی فطرت پر لکھنا زیادہ پسند کرتی ہوں مگر شاید میری چند تحریروں سے مرد حضرات کی انا کو ٹھیس پہنچے اس کے لیے پہلے ہی معافی چاہتی ہوں، میں نے جو تحریر لکھی ہے ہو سکتا ہے کہ میرے الفاظ کا انتخاب غلط ہو مگر میری بات ایک دم کھری ہے، اس سے فرق نہیں پڑتا کہ آپ مرد ہیں یا عورت اگر میری تحریر سے خود کو جوڑ کر اور محسوس کر کے پڑھیں گے اور اگر میرے الفاظ آپکے دل میں اترتے ہیں تو مجھے یقین ہے کہ میری تحریر کے آئینے میں آپ کو اپنے خدوخال واضح طور پر نظر آئیں گے، میں کوئی **Feminist** نہیں ہوں مگر در حقیقت میں نے اپنے اطراف عورتوں کو اندر ہی اندر گھٹتے ہوئے دیکھا ہے لحاظہ التجا کروں گی کہ بہت غور سے پڑھیں اور اپنی غلطیوں کو سدھارنے کی ایک بار کوشش ضرور کریں،

میری تحریروں کا اصل منبع میری والدہ محترمہ ہیں، ان کی ڈائری میرے لیے لاجواب اشعار کا انمول خزانہ ہے، غزل گوئی مجھے حقیقت میں اپنی والدہ محترمہ سے وراثت میں ملی ہے میں بے حد مشکور ہوں کہ زندگی میں ہر قدم پر میری والدہ کی حوصلہ افزائی میری طاقت بنی رہی... میری والدہ سب سے پہلے میری مخلص دوست رہی ہیں، سالوں سے وہ میرے لکھے ہوئے اشعار سب سے پہلے پڑھتی ہیں، ان کی تعریف اور تنقید کا انداز اوروں سے بہت مختلف ہے اگر میری والدہ ایک نظر پھیر کر خاموش ہو جائیں تو اس کا مطلب ہے کہ انہیں غزل تعریف کے قابل نہیں لگی اور اگر انہیں میرا لکھا ہوا پسند آجاتا ہے تو وہ اسے بار بار پڑھتی ہیں اور آخر میں بس ایک لفظ کہتیں ہیں " ہممم ..." ،اپنی والدہ محترمہ کے بعد میں اگر میں کسی کے بہت قریب تھی تو وہ میرے جنت نشین والد تھے، مجھے سفر کرنا بہت پسند ہے اور میرے والد محترم یہ بات جانتے تھے اکثر میری ایک بار کہنے پر ہمیں میلوں دور تک بس یونہی گھمایا کرتے تھے، ہم میں سے کوئی کبھی کسی چیز کی فرمائش کر دیتا تو اس چیز سے گھر بھر

دیا کرتے تھے، میرے خیال میں اللہ تعالیٰ نے ہر باپ کو ایسا ہی بنایا ہے، میں آج بھی ان کی تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے زندگی کے بہت سارے سبق سکھائے جو دنیا کی کوئی ڈگری نہیں سکھا سکتی تھی، اپنے والد کے بعد میں اپنی بہنوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں، جو میری دوست بھی ہیں اور صلاح کار بھی، میری بہن سہارا بھی دیتی ہے اور طاقت بن کر حالات سے لڑنا بھی سکھاتی ہے، میرے درد پر مجھ سے پہلے آنسو بہانے والی میری بہنوں کی محبت کا کوئی نعم البدل نہیں ہے, کچھ ایسی ہی محبت مجھ سے میرے بھائی بھی کرتے ہیں، اگر کچھ الگ کرنے یا کچھ نیا سیکھنے میں مجھے ڈر محسوس نہیں ہوتا تو اس کی وجہ میرے بھائیوں کا دیا ہوا اعتماد ہے، اگر میں دنیا میں سر اٹھا کر چلنے سے نہیں ڈرتی تو اس کی وجہ میرے بھائی ہیں، اگر میری بہنیں میری ہمت ہیں تو میرے بھائی میری طاقت ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آپ جیسی بہنوں اور بھائیوں کا تحفہ دے کر بہت بڑا کرم کیا ہے

وہ سبھی لوگ جنہوں نے کبھی تنقید کرکے اور کبھی تعریف کرکے میری حوصلہ افزائی بلکہ میری اصلاح کی ہے میں ان سب کی احسان مند ہوں،

اور آخر میں خاص شکریہ میری چھوٹی بہن کا جو علم اور فن میں مجھ سے کہیں بڑی ہے، جس نے ہمیشہ میری اصلاح کی ہے، کسی استاد کی طرح میری رہنمائی کی ہے، اس کتاب کے مکمل ہونے میں اس نے ایک بہت بڑا رول ادا کیا ہے.....

جزاک اللہ خیراً کثیراً...

اللہ رب العزت آپ سب کی ہر حاجت ہر دعا کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے، آپ سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے، آمین یا رب العالمین

آپ سب کی دعاؤں کی منتظر...

روشنؔ

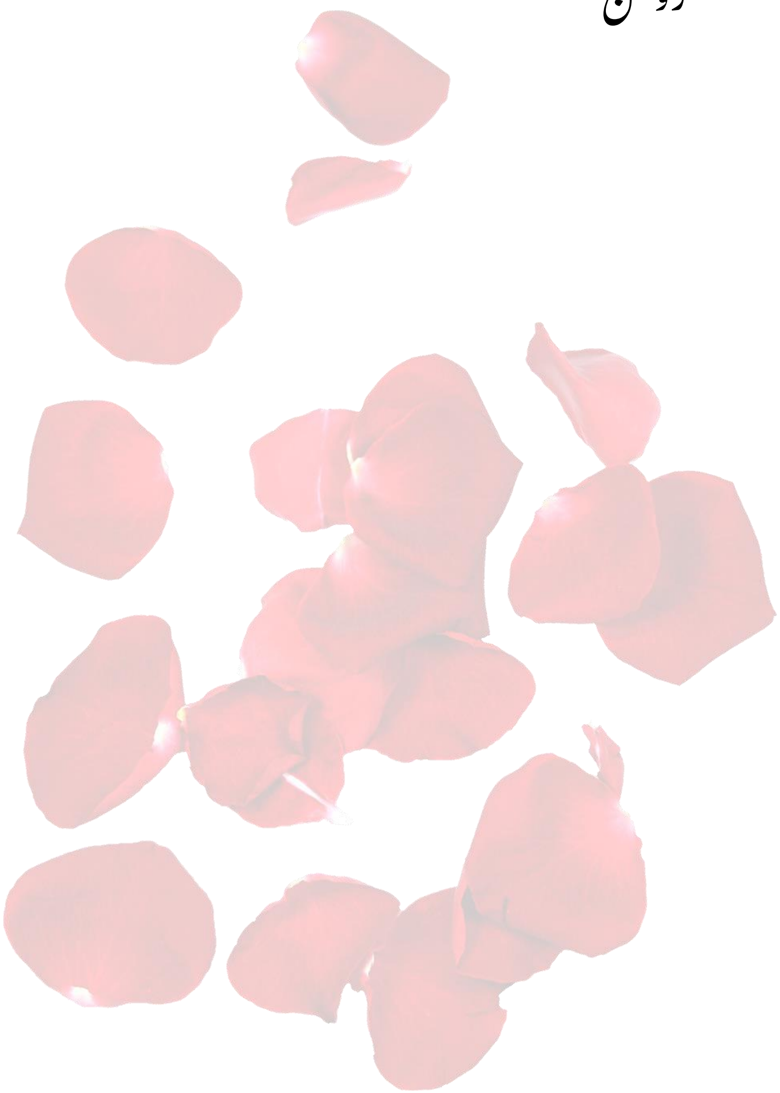

★

" اور جو اللہ سے ڈرے گا تو وہ اس کے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور اسے وہاں سے رزق دیگا
جہاں اسکا گمان بھی نہ ہو، اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللہ اپنا کام
پورا کرنے والا ہے یقیناً اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔"

★

❖ مجھے خدا پر یقین ہے ❖

مجھے خدا پر یقین ہے

اس کی مصلحت پر یقین ہے

اپنی دعاؤں پر یقین ہے

انکی قبولیت پر یقین ہے

مجھے یقین ہے

کہ خدا میرا مقدر سنوار دیگا

مجھے یقین ہے

کہ پروردگار میری سوچ سے بڑھ کر عطا کریگا

مگر پھر بھی نہ جانے کیوں

مجھے رویے اداس کرتے ہیں

کبھی باتیں کبھی طعنے حراس کرتے ہیں

مجھے نظریں چبھتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں

بن آنسو آنکھیں چپ چاپ روتی ہیں

لوگوں کو میرا ہونا دشوار کرتا ہے

میں بوجھ ہوں

مگر شکایت کر نہیں سکتی

رو سکتی ہوں

مگر بغاوت کر نہیں سکتی

مگر یہ بھی حقیقت ہے

کہ مجھے خدا پر یقین ہے

مجھے یقین ہے

وہ میرا ساتھ نہ چھوڑیگا

میرے ڈگمگاتے قدموں کو

مضبوطی عطا کریگا

چاہے کچھ ہو میری امید نہ توڑیگا

میرا مولیٰ مجھے

میری خواہش سے بڑھ کر عطا کریگا

میرے ساتھ جڑی ہر نحوست سے

مجھے جدا کریگا

کہ مجھے خدا پر یقین ہے

اللہ میرے اندھیروں کو روشن کریگا

★اس نظم کا ہر ایک حرف میری دنیا میری جنت دنیا کی سب سے پیاری اور سب سے بہادر میری عزیز از جان والدہ کے نام.... میں، میرے جیسی ہزاروں زندگیاں آپ پر قربان....اللہ تعالیٰ آپکو عمر دراز بل خیر عطا فرمائے، آپ کا ساتھ میری آخری سانس تک نصیب فرمائے، آپ کو صحت کی دولت سے مالا مال فرمائے... آمین

ماں

میری مسکان پر کھل جاتی ہے
میری خوشیاں ڈھونڈ کر لاتی ہے
مجھے گر کر سنبھلنا سکھاتی ہے
بتاؤ کون ایسی ہستی ہے
میری ماں ایسی پاک ہستی ہے

میرے ذرا سے درد پر آنسو بہاتی ہے
میرے ہر زخم پر مرہم لگاتی ہے
میری خاطر جو دنیا بھول جاتی ہے
جو دکھاوے کو پیٹ بھر کھاتی ہے
ایسے اپنوں میں بس ماں ہی آتی ہے

اسے بھوک پیاس مانو لگتی ہی نہیں ہے
میرے کاموں سے وہ کبھی تھکتی ہی نہیں ہے

کسی پریشانی کے آگے جھکتی ہی نہیں ہے

میری منزل کے لیے کہیں رکتی ہی نہیں ہے

میری ماں کی ممتا کبھی گھٹتی ہی نہیں ہے

اندھیروں میں اجالا بن جاتی ہے

درد میں بھی مسکراتی ہے

میری پوری کر کے اپنی خواہش دباتی ہے

ایک سچی دوست بن جاتی ہے

میری ماں میرے دل کی آواز بن جاتی ہے

مجھ سے اپنی پریشانی چھپاتی ہے

میری بیماری میں خود کو جگاتی ہے

خود سے پہلے میری روٹی بناتی ہے

اپنے غم بھول کر مجھے ہنساتی ہے

انمول ہے ماں سب کچھ بن جاتی ہے

میرے سر پر دعاؤں کی حفاظت ہے

میرے دل میں جس کے لیے بے پناہ عزت ہے

دنیا جس کی ایک خوشی کی قیمت ہے

جس کے دل میں رہنا میری عادت ہے

ہاں میری ماں میری ضرورت ہے

خدا نے جس کے قدموں میں جنت کا مقام رکھا ہے

جس کی نافرمانی پر ہر نیکی کو ناکام رکھا ہے

جس کی خدمت کو اپنا احکام رکھا ہے

خدا نے جس کا ایسا اعلیٰ مقام رکھا ہے

ماں ہے جس کا میں نے زندگی نام رکھا ہے

★_____★

★میرے بابا کے نام جن کے اچانک بنا کچھ کہے بنا سنے چلے جانے کا غم آج بھی تازہ ہے اور تا دمِ حیات رہے گا، میں نے ہمیشہ آپکی لمبی عمر اور کامیابی کی دعا مانگی تھی مگر اب ہر لمحہ دعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آپکی بے حساب مغفرت فرمائے آپکو جنت میں آقا ﷺ کا پڑوس عطا فرمائے... آمین (اگر آپ کے ساتھ والد جیسی بیش قیمتی شخصیت ہے تو اس کی قدر کیجئے، اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے)

پیارے بابا

پیارے بابا واپس چلے آؤ

آپکے بنا بہت ڈراتی ہے

یہ دنیا دل دکھاتی ہے

میرے اندھیروں میں اجالا کر جاؤ

پیارے بابا واپس چلے آؤ

میرے نازک وجود کی خاطر

آپ ہی تو مضبوط چٹان بن جاتے تھے

میں اگر ایک مانگوں کبھی

تو میرے لیے پچاس تحفے لاتے تھے

دنیا جس کے آگے جھکتی تھی

میری خاطر گھوڑا بن جاتے تھے

اپنی دعاؤں میں خود سے زیادہ

میرا ذکر کرتے تھے

آپ ہی تو پیارے بابا

میری سچ میں فکر کرتے تھے

میری خاطر میرے پیارے بابا

واپس چلے آؤ

آپ کے بتائے رستوں پہ

چلنے سے ڈر لگتا ہے

آپ کی طرح بے باکی سے

سچ بولنے سے ڈر لگتا ہے

آپ کے سکھائے ہر

ہنر سے ڈر لگتا ہے

کہ نئے رستے میرے پیروں میں

کانٹے نہ بھر دے

کہ بے باکی مجھے

آپکی طرح اکیلا نہ کر دے

ہنر ہونا انسان کی طاقت ہے

یہ بات پھر سکھاؤ

پیارے بابا واپس چلے آؤ

آپ ہی نے مجھے سنبھال رکھا تھا

آپ ہی نے میرا خیال رکھا تھا

میری حفاظت کے لیے

لوگوں کو پال رکھا تھا

اب زمانہ میری تاک میں رہتا ہے

مجھے گرانے کی فراق میں رہتا ہے

جو کبھی آپ کی وفاداری کرتے تھے

اب نہیں کوئی پاس رہتا ہے

مجھے اکیلے رہنا سکھاؤ

پیارے بابا واپس چلے آؤ

مجھے مشکل سے لڑنا نہیں آتا

آپ بن چلنا نہیں آتا

اس سے پہلے کہ بھٹک جاؤں میں

زندگی کے صحیح طریقے بھول جاؤں میں

اس سے پہلے کہ میرے قدم ڈگمگائیں

اندھیرے میرے اندر بھر جائیں

کوئی دیا امید کا پھر سے جلاؤ

بابا واپس چلے آؤ

خدا کے لیے

پیارے بابا واپس چلے آؤ

★____★

٭ میرا بچپن ٭

آ ؤ تمہیں بتاؤں کیسا میرا بچپن
ویسا نہیں بلکل جیسا اب تیرا بچپن
تمہیں تو پتہ ہی نہیں کتنا دل ہوتا تھا روشن
تم نے جیا ہی نہیں میرے جیسا بچپن
آ ؤ تمہیں بتاؤں کیسا میرا بچپن

کانچ کی طرح نازک اور صاف تھا من
سچے رشتوں کا میرے پاس تھا دھن
نہ دل میں کوئی بیر تھا نہ کوئی چبھن
چھوٹی سی خواہش میں خوشی ہوتی تھی پیرہن
آ ؤ تمہیں بتاؤں کیسا میرا بچپن [1]

روپے پیسے ہونے کا کوئی شوق نہیں تھا
امیر اور غریب کا کوئی فرق نہیں تھا

---

[1] پیرہن – چھپا ہوا

دوستی تھی دکھاوے کا طوق نہیں تھا

انمول خزانے سا میرے ساتھ میرا بچپن

آؤ تمہیں بتاؤں کیسا میرا بچپن

جدید ترین نہیں تھے میرے مٹی کے کھلونے

روز کچھ نیا بننے کے خواب ہوتے تھے سلونے

نرم ملائم نہیں تھے میرے سادہ تھے بچھونے

پھر بھی پر سکون نیند سے میسر تھا میرا بچپن

آؤ تمہیں بتاؤں کیسا میرا بچپن

کبھی کوئی خوف کا بادل جو منڈلاتا تھا

ماں باپ کا دامن ہمیں چھپاتا تھا

وقت بھی غم کا کوئی تیر نہ چلاتا تھا

اب تو ہوتی ہے تازہ ہوا میں بھی گھٹن

آؤ تمہیں بتاؤں کیسا میرا بچپن

ویسا نہیں بلکل جیسا اب تیرا بچپن

★____★

⁂ تم ہو ⁂

جو صبح کو روشن کرتی ہے

لوگ کہتے ہیں سورج کی روشنی ہے

مجھے لگتا ہے تم ہو.....

جو راتوں میں جھلملاتے ہیں

لوگ کہتے ہیں آسمان میں ستارے

مجھے لگتا ہے تم ہو.....

جو بارش میں آتی ہیں

لوگ کہتے ہیں پانی کی بوندیں ہیں

مجھے لگتا ہے تم ہو.....

جو گیلی مٹی سے آتی ہے

لوگ کہتے ہیں سوندی سوندی خوشبو ہے

مجھے لگتا ہے تم ہو.....

آسمان اور زمین کے بیچ جو آتے ہیں

لوگ کہتے ہیں دھنک کے سات رنگ ہیں

مجھے لگتا ہے تم ہو....

ذرے ذرے میں سحرا کے

مجھے لگتا ہے تم ہو...

چمن کے ہر کلی غنچے میں

مجھے لگتا ہے تم ہو...

میری کھلتی ہوئی ہنسی میں میرے آنسوؤں میں

مجھے لگتا ہے تم ہو...

میری آنکھوں کی چمکتی کہکشاں میں

مجھے لگتا ہے تم ہو...

رات کی سناٹوں میں دن کے ہر پل میں

مجھے لگتا ہے تم ہو...

میرے ہر خواب کی تعبیر میں

مجھے لگتا ہے تم ہو...

میری دنیا میں میری کائنات میں

مجھے لگتا ہے تم ہو...

میرے لیے میری زندگی تم ہو...

❖ محبت ہے ❖

مدہوش کر رہا ہے جو نام محبت ہے
خدا کا دیا عظیم انعام محبت ہے

کاغذ کی ضرورت نہ سیاہی کا کوئی کام
دل سے دل تک پہنچتا ہر پیغام محبت ہے

سونا، جاگنا، دفتر، دنیا اور گھر
محبت والوں کا ہر کام محبت ہے

نہ ڈراؤ ہمیں دنیا والوں، ہمارے لیے
آغاز محبت ہے، انجام محبت ہے

عشق حقیقی، عشق مجازی غور کرو
خدا کا بنایا ہوا ہر نظام محبت ہے

روشن ہوجاتی ہے بہت دل کی دنیا

ایسے اجالوں کا ہی نام محبت ہے[2]

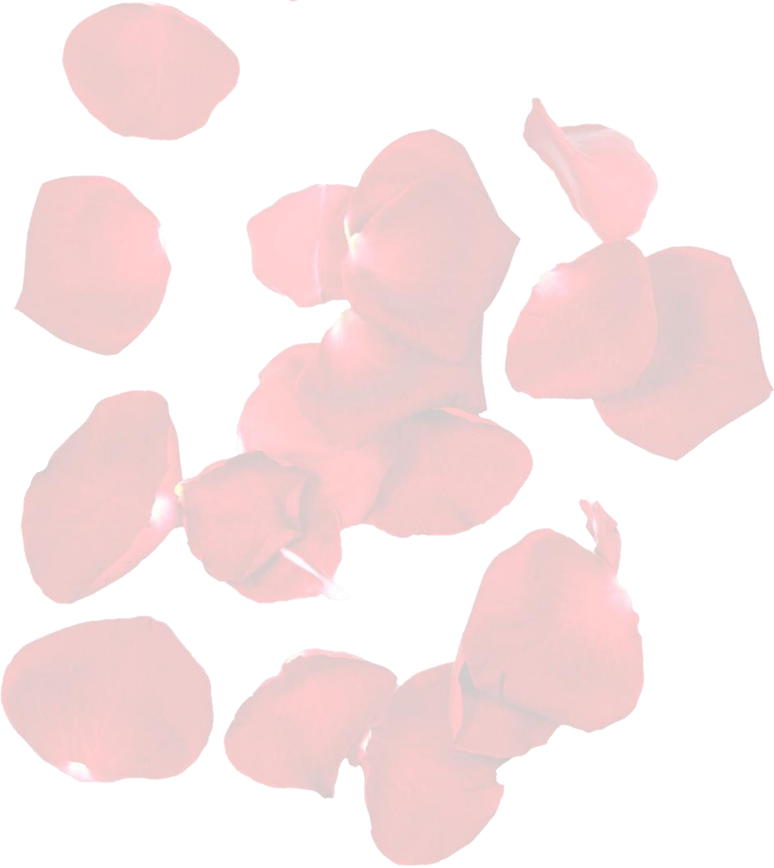

[2] عشق حقیقی – خدا سے محبت   عشق مجازی – مخلوق سے محبت

کبھی کبھی

کبھی کبھی انتظار میں

ذرا ذرا سا جی لئے

ذرا ذرا سا مر گئے

کبھی کبھی تیرے پیار میں

ذرا ذرا سا بکھر گئے

ذرا ذرا سا نکھر گئے

کبھی کبھی تیرے ساتھ بھی

ذرا ذرا سا تنہا ہوئے

ذرا ذرا سا ساتھ ہوئے

کبھی کبھی تیرے پیار میں

ذرا ذرا سا باخبر رہے

ذرا ذرا سا بے خبر رہے

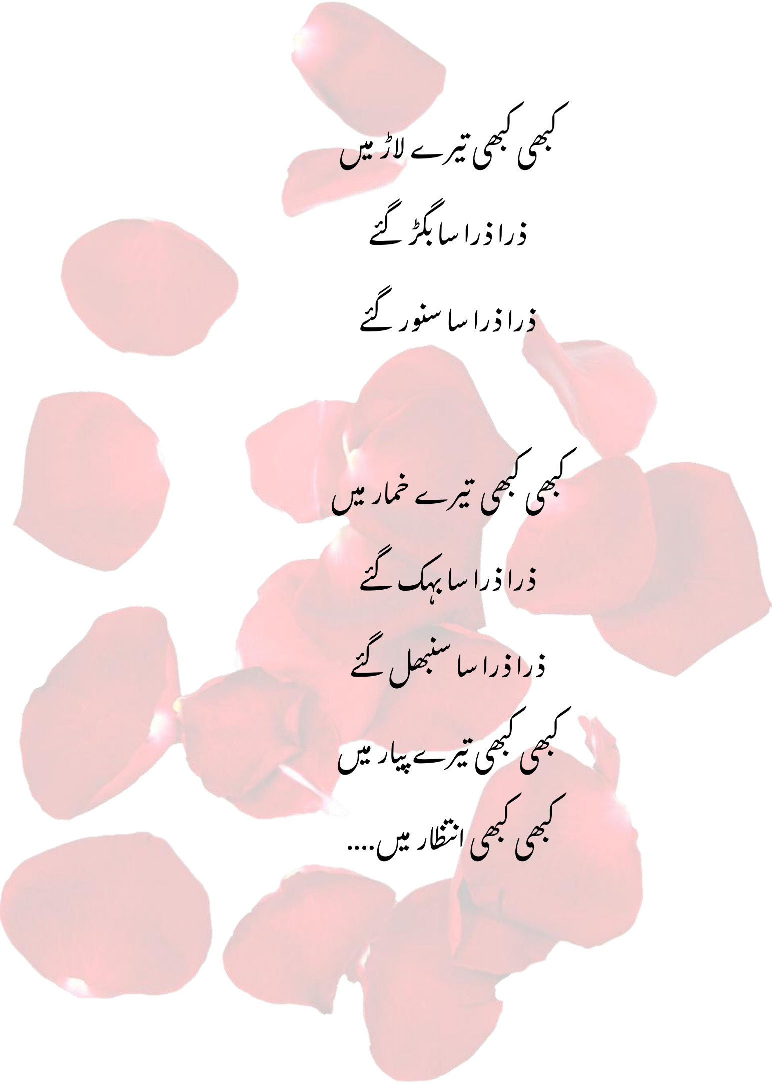

کبھی کبھی تیرے لاڑ میں

ذرا ذرا سا بگڑ گئے

ذرا ذرا سا سنور گئے

کبھی کبھی تیرے خمار میں

ذرا ذرا سا بہک گئے

ذرا ذرا سا سنبھل گئے

کبھی کبھی تیرے پیار میں

کبھی کبھی انتظار میں....

٭ عکس ٭

شام کا ہر عکس آنکھوں میں اترنے دو
کیوں قید ہے زلف بکھرے تو بکھرنے دو

شریفوں کی محفل میں وہ مزہ نہیں
ابھی بھولا ہے دل بگڑے تو بگڑنے دو

پریشان ہوں بگڑی ہوئی قسمت سے
ساتھ دے کر اپنا میری تقدیر سنورنے دو

آؤ کبھی دل میں روح کو گھر کر لو
مجھے آنکھوں سے دل میں اترنے دو

اجالوں کو ترستا ہوں ہر طرف اندھیرے ہیں
روشن کر دو زندگی اندھیروں سے بچھڑنے دو

❖ محبت ہو گئی ❖

مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے

محبت دھوپ چھاؤں جیسی

محبت دریا کناروں جیسی

محبت کھلتے پھولوں جیسی

محبت ان کہی مرادوں جیسی

محبت دعا کے واسطوں جیسی

محبت تپتے صحرا جیسی

محبت رم جھم برستی بارش جیسی

محبت رات کے تاروں جیسی

یہ ساری دنیا گواہی دیتی ہے روشنؔ

مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے

❖ زندگی میں ❖

خوشبو سے بہار تک

وصل سے انتظار تک

ہوش سے خمار تک

خواب سے خیال تک

تمہارا وجود شامل ہے

تمہیں بس اتنا ہی بسایا ہے زندگی میں

چاہ سے دعاؤں تک

یقین سے وفاؤں تک

لہروں سے کناروں تک

زندگی سے جنتوں تک

تمہارا ذکر شامل ہے

تمہیں بس اتنا ہی چاہا ہے زندگی میں

جھوٹ سے سچائی تک

خرابی سے اچھائی تک

ساتھ سے جدائی تک

محبت سے بے وفائی تک

تمہاری فکر شامل ہے

روشنؔ تمہیں بس اتنا ہی سوچا ہے زندگی میں

٭ روبرو ٭

کوئی لمحہ میرا دل اسے بھلاتا نہیں
خواب میں رہتا ہے وہ روبرو آتا نہیں

اسے دیکھنے کی کوئی جستجو نہیں ہے مگر
اس کو دیکھے بنا دل کو چین آتا نہیں

کہیں دل میں ہے خواہش کہے وہ بھی
خیالوں میں وہ آئے تو اور کچھ آتا نہیں

خمار آنکھوں کا ہے یا اس کے نام کا اثر
کسی شراب میں تو ایسا خمار آتا نہیں

سنو کیا کہے تم سے بے تابی میرے دل کی
رہ کر دل میں کوئی دل کو ایسے تڑپاتا نہیں

میں کر دوں تمہارے سارے دن رات روشن

مجھے خبر ہے اندھیروں میں کوئی ساتھ نبھاتا نہیں

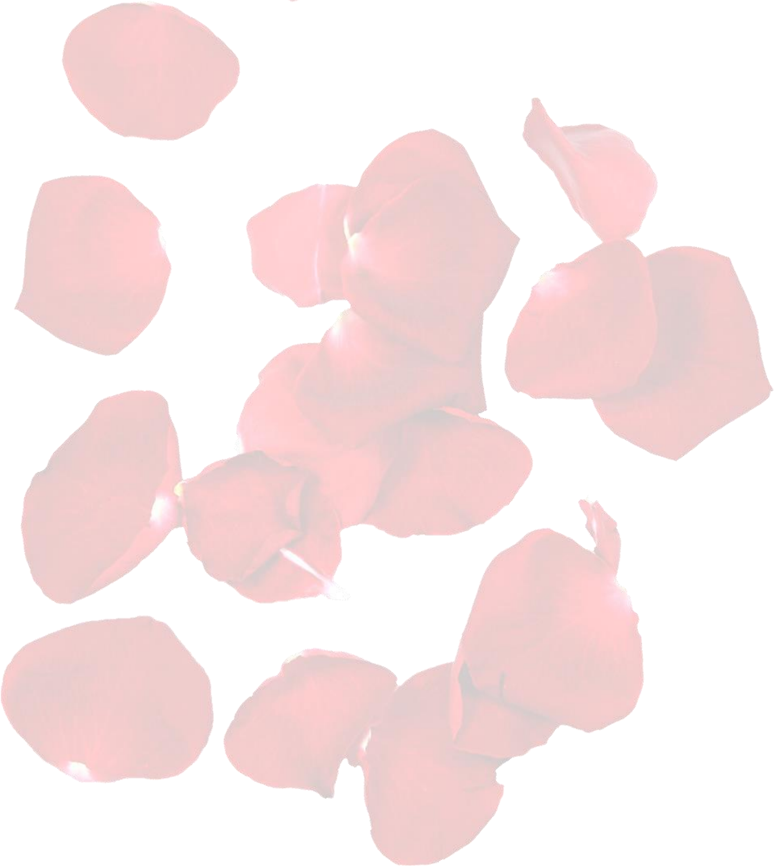

۞ الگ ہے ۞

ایک آسمان ایک ہی زمین ہے

پھر کیوں الگ ہے آشیاں ہمارا

ایک راستہ ایک ہی منزل ہے

پھر کیوں الگ ہے کارواں ہمارا

ایک چاند ایک ہی سورج ہے

پھر کیوں الگ ہے دھوپ چھاؤں ہماری

ایک مضمون ایک ہی قلم کار ہے

پھر کیوں الگ ہے داستاں ہماری

یہ سوال دل کا بوجھ بڑھاتے ہیں

چلو الگ الگ ہی سہی

محبت کے کنارے لہروں کی طرح

ہم تم کناروں پر مٹ جاتے ہیں

❖ محبت بھول گئی میں ❖

جب آئے تم زندگی میں جاناں
مانا تمہارے آنے کو بہار کا آنا
تمہیں سب سے قیمتی مانا
اور اپنی ہی قیمت بھول گئی میں
ہوتی ہے خود سے بھی محبت بھول گئی میں

پہلے پہل میرے ناز نخرے اٹھائے
تم کچھ دن بڑے پیار سے پیش آئے
میں نے بھی خوش رہنے کے خواب سجائے
اور خوش رہنے کی عادت بھول گئی میں
ہوتی ہے خود سے بھی محبت بھول گئی میں

نکاح کے نام پر سودا کیا تھا تم نے
مہر دے کر سمجھا خریدا تھا تم نے
میں نے بھی ثابت کیا جو چاہا تھا تم نے
تمہیں چین دے کر بے کل ہوئی میں
ہوتی ہے خود سے بھی محبت بھول گئی میں

تمہارے گھر کو اپنا بنایا میں نے
ماں باپ تمہارے فرض نبھایا میں نے
تم کبھی نہ سمجھے جو کہا میں نے
تمہارے فرائض نبھاتے پاگل ہوئی میں
ہوتی ہے خود سے بھی محبت بھول گئی میں

میں نے تیرے آگے خود کو بچھا دیا
میں نے اپنا تن من تجھ پر لٹا دیا
تجھے اپنے سر کا تاج بنایا
اور تیرے راستے کی دھول ہوئی میں
ہوتی ہے خود سے بھی محبت بھول گئی میں

اب تو اپنی مردانگی دکھاؤ گے تم

مجھ سے سب چھین لو گے دھمکاؤ گے تم

مگر یاد رکھنا میرے جانے پر پچھتاؤ گے تم

جہالت تم نے کی اور جاہل ہوئی میں

ہوتی ہے خود سے بھی محبت.بھول گئی میں

★____★

❖ مجھے تم یاد کر لینا ❖

کبھی جو راہ بھول جاؤ تو

مجھے تم یاد کر لینا

کبھی اندھیرے سے ڈر جاؤ تو

مجھے تم یاد کر لینا

کبھی اداسی جو گھیرے

مجھے تم یاد کر لینا

کبھی دل کے کسی کونے میں

محبت انگڑائی لینے لگے تو

مجھے تم یاد کر لینا

کبھی چاہت کے آئینے میں

کسی کا چہرہ نظر آئے تو

مجھے تم یاد کر لینا

کبھی اس کی خوشی سے

تمہاری روح میں سکون اتر جائے تو

مجھے تم یاد کر لینا

کبھی خوابوں میں تمہارے

کوئی چپکے سے آئے تو

مجھے تم یاد کر لینا

یہ سارے جزبات

میں نے بھی تم پر وارے تھے

تمہاری انا تمہارے فخر کے آگے

میں نے خواب ہارے تھے

مگر یہ محبت ہے

کہ کبھی ختم نہیں ہوتی

بدلتی ہے چہرے مگر

کبھی اپنی کشش نہیں کھوتی

اب جب تم بھی

محبت کے حصار میں ہو

یاد رکھنا کوئی کمی

نہ محبوب کے وقار میں ہو

محبت جب تم سے

عزت کی طلب گار ہو

تم ادا کر دینا

جو اس کا حقدار ہو

ہوئی نہ جو ملاقات یاد رکھنا تم

وہ ساتھ ہو یا نہ ہو

یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا تم

محبت پاس نہ بھی ہو تو

تمہارے ساتھ رہتی ہے

ہوائیں تمہارے دل کی

اسے ہر بات کہتی ہیں

بنا ٹوٹے بنا کسی آس کے

محبت کرنا تم

محبت کا دامن

صدا تھام کر رکھنا تم

پھر بھی کبھی محبت میں

تھک جاؤ تو

کرتے کرتے کسی کے چراغ روشن

تھک جاؤ تو

مجھے تم یاد کر لینا

٭ کیوں نہیں ٭

بے نام خطوں پر تیرا نام کیوں نہیں
گواہ سب پھر تجھ پہ کوئی الزام کیوں نہیں

اک بار ہو تو اتفاق لگے حادثہ بھی
روز . بچھتے کانٹوں پہ کوئی لگام کیوں نہیں

تھک گئے ہیں اب راستے بھی زندگی کے
آغاز ہی آغاز ہیں کوئی اختتام کیوں نہیں

اپنے در پہ بلایا ہوگا کسی خاص مقصد سے
پھر اپنی مہمان نوازی کا کوئی انتظام کیوں نہیں

یقین کیسے آگیا اُسے میری بات پر یوں ہی
کب کہاں اور کیسے کا تام جھام کیوں نہیں

بھاگتا جا رہا ہے دل خوشیوں کی تلاش میں

روشنؔ بتاؤ زندگی میں کوئی آرام کیوں نہیں

★______★

❖ اندھیرا ہے ❖

کیوں دلوں میں نحوست کا ڈیرہ ہے
ہر طرف روشنی پھر بھی اندھیرا ہے

ابھی تو آغازِ شب ہے تم ابھی سے تھک گئے
ہوش سنبھالے رکھنا ابھی دور سویرا ہے

پریشان کیوں ہوتے ہو اگر ہم اداس ہیں
زندگی کی چھت تلے غموں کا بسیرا ہے

چلو دے دو تم ہمیں اپنے غم تحفے میں
کروں کیا کہ زندگی کا ہر خواب تیرا ہے

جس دولت کے لئے ہوتے ہیں خوار سب
جانتے ہیں یہ روپیہ نہ تیرا نہ میرا ہے

خاک میں مل جائے ہر ارادہ اس کا

جو چھیننا چاہے جو کچھ حق تیرا ہے

حیران کیوں ہے زمانہ مجھے دیکھ کر

میں نے کامیابی کو اپنی اور گھیرا ہے

رہے خوشحال ہر شخص میرے گھر کا

روشن دعا کا الگ انداز تیرا ہے

★____★

٭ کم ظرف ٭

جو محبوب محبت میں دغا دیتے ہیں
کم ظرف اپنی نسلوں کا پتہ دیتے ہیں

عشقِ حقیقی کا پورا حساب ہے حاضر
خدا کی راہ میں کیا دیتے ہیں کیا لیتے ہیں

وہ زمانہ اب نہیں رہا روحانیت کا
جسم فروشی کو اب نامِ وفا دیتے ہیں

حافظ ہے خدا میری تقدیر کا لوگوں
مجھے نہیں ڈر کہ کون بددعا دیتے ہیں

غرض رہی تو پھر ملاقات بھی ہو گی
بے وجہ تو بس ماں باپ ملا کرتے ہیں

ہوش کرو خوابوں میں جینا ٹھیک نہیں
لوگ تو آنکھوں سے کاجل بھی چرا لیتے ہیں

نہیں جانتے یہ مجھے تلاش کس کی ہے
پھر بھی کیوں لوگ راستے بتا دیتے ہیں

تم تجوری کے لٹنے پر روتے ہو روشنؔ
لوگ کھنڈروں کی اینٹیں بھی چرا لیتے ہیں

★______★

❖ آشیانوں میں ❖

بٹتے ہیں اونچے گھرانوں میں وظیفے[3]
چراغ نہیں جلتے غرباء کے آشیانوں میں

قدرت کا کرشمہ بھی خوب ہے دیکھو
پھول کھلتے ہیں بنجر ویرانوں میں

کوئی شک نہیں اپنی آوارگی کا انہیں
ہم اکثر دکھتے ہیں سنسان بیابانوں میں

خود سے زیادہ کسی کی خوشی کا خیال
ہاں یہ خوبی تو ہوتی ہے دیوانوں میں

---

[3] وظیفے –تنخواہ   غربا –غریب کی جمع   بیابان –صحرا

کوئی خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں
کچھ فرق نہیں انسان اور دیواروں میں

دل آزاری کا گناہ بھی کوئی گناہ ہے بھلا
یہ صفت تو ملتی ہے نیکوکاروں میں

اندھیرے سے ڈر کر کہاں جائیں گے ہم
خوف آتا ہے اب روشن چوباروں میں

[4] ★_______★

---

[4] دل آزاری –دل دکھانا نیکوکار –نیکی کرنے والے

٭ سبق ٭

شوق کی عمر میں سبق سکھائے جاتے ہیں
ماؤں کی درس گاہ میں غلام بنائے جاتے ہیں

بیٹی کو دیتے ہیں سبق خاموش رہنے کے
پھر کیوں بدزبانی کے الزام لگائے جاتے ہیں

اک طرف بیٹوں کو ہے ہر بات کی اجازت
بیٹیوں پر بے تحاشہ لگام لگائے جاتے ہیں

[5]

کہیں دیکھا نہیں توجہ کا مرکز ہو وہ بھی
فرض کے نام پر سب کے کام کرائیے جاتے ہیں

---

[5] درس گاہ –وہ جگہ جہاں تعلیم دی جاتی ہے

اپنے من کی کریں اسے جینے کی اجازت کہاں

ان جیسوں پر تعنوں کے کوڑے بسائے جاتے ہیں

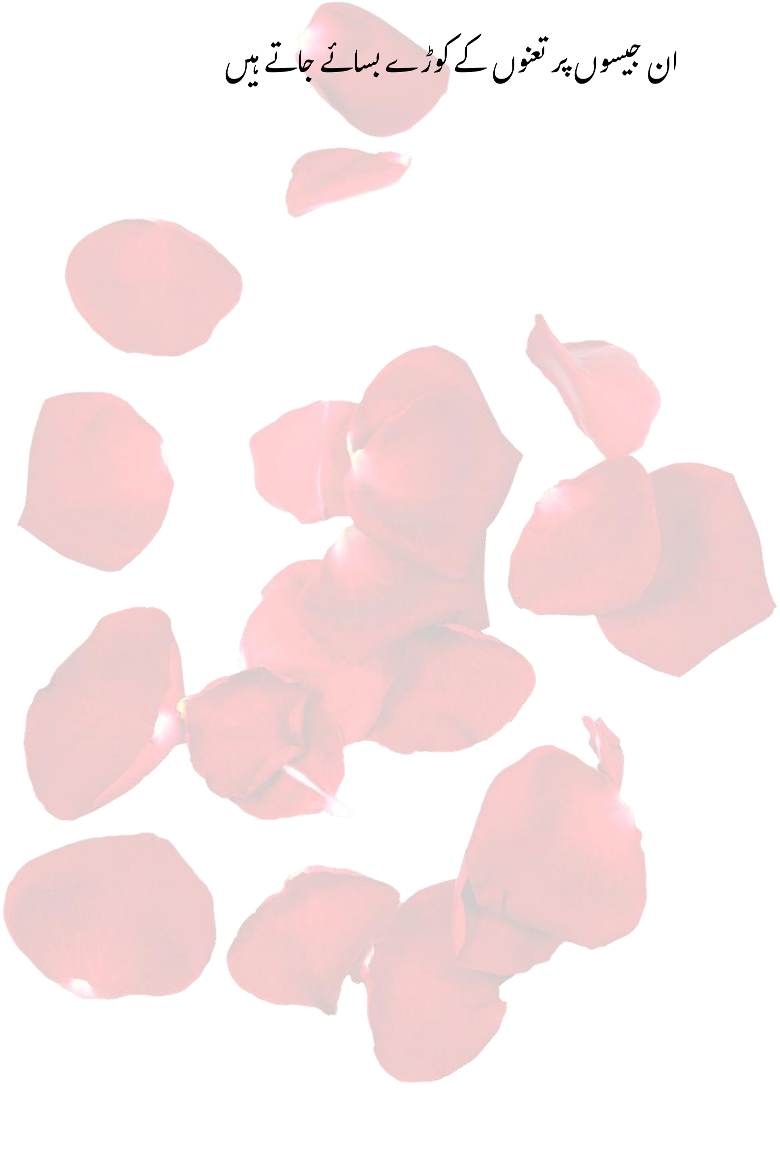

∴ پنجرہ ∴

میری ذات کے پنجرے میں قید کچھ خواب
سخت ہواؤں کے چلنے سے پر پھڑپھڑ انے لگے

دیکھ تیرے دیے گئے زخم جو ناسور تھے
پہلے رلاتے تھے مجھے مگر اب ہنسانے لگے

جانے کس غنودگی میں تھے باندھا نہیں رختِ سفر
ہوش بھی تب آیا دیکھو جب قافلے جانے لگے

کاش رک جائے وقت جنازہ بعد میں اٹھے
[6]بہت پیار سے بیٹھے ہیں سب اپنے سرہانے لگے

★____★

---

[6]رختِ سفر – سفر کا سامان

❖ بے وجہ الجھتا نہیں ❖

اب بے وجہ میں خود سے الجھتا نہیں
میں ایسی الجھن ہوں جو سلجھتا نہیں

گناہ چھوڑ کر کیسے مجھے نیک بننا ہے
میں کوئی بھی نیکی دل سے کرتا نہیں

کیا ہنسنے والے کبھی غمگین ہوتے ہیں
انکی آنکھوں کی نمی کوئی دیکھتا نہیں

میری سوچ میں بڑا کم ظرف ہوں میں
اپنی سوچ کا عکس چہرے پر رکھتا نہیں

اپنا کردار ستھرا رکھنے والے کو اکثر
دنیا میں کوئی دوسرا پاکیزہ لگتا نہیں

تم نے دیکھی کہاں ہے ابھی دنیا روشن

حقیقت چھپے گی جب تک کانٹا لگتا نہیں

★___★

❖ عشق کی عنایتیں ❖

اجنبی سے راستے اجنبی منزل ملی
عشق سے بس اذیتیں، ہی اذیتیں ملی

پڑے رہے راستے میں پتھر کی طرح
سو محبوب سے دل کو ٹھوکریں ملی

بنے پھرتے ہیں جو مسیحا محبت کے
ان سے دوا کے نام پر نصیحتیں ملی

کون خوش نصیب ہونگے وہ عاشق
جنہیں اپنے معشوق کی قربتیں ملی

کسی کی خاطر دنیا سے لڑنے کا حوصلہ ملا
محبت میں ہر کمزور کو طاقتیں ملی

تنہائی بے بسی بے رخی اور بے پناہ درد

دیکھو عشق سے کیا کیا نعمتیں ملی

ہوش نہیں کون ہے پہلو میں موجود

روشؔن ہمیں بڑی دلکش یادیں ملیں

★______★

❖ ادھورا سا چاند ❖

اندھیری رات ہے اور ادھورا سا چاند
کبھی دیکھا پورا مگر ادھورا سا چاند

زمین پہ ہم رہ گئے ادھورے تیرے بن
اور آسمان پر رہ گیا ادھورا سا چاند

تم مکمل ہو اپنی دھوپ چھاؤں میں
اندھیرے میں ہے مکمل ادھورا سا چاند

ٹوٹے پھوٹے الفاظ جوڑ کر کچھ لکھا ہے
اپنے آپ میں خود غزل ہے ادھورا سا چاند

★____★

٭ بے خبر ٭

میرے درد سے بے خبر تیری آنکھیں

کیسے جان سکے گی

نم پلکوں سے مسکرانا کیسا ہوتا ہے

آنسوؤں سے بھیگے تکیے پر

سوجانا کیسا ہوتا ہے

اپنے ہاتھوں سے اپنی خوشیوں کا

گلا گھونٹنا کیسا ہوتا ہے

اپنی عزتِ نفس کی قبر پر

وفاداری کے پھول چڑھانا کیسا ہوتا ہے

دنیا کے سامنے چپ رہ کر

محبت کا بھرم رکھنا کیسا ہوتا ہے

میری آنکھوں سے بے خبر تیری نظریں

کیسے جان سکے گی

ریت کے ٹیلوں سے لہروں پر

گھر بنانا کیسا ہوتا ہے

ٹوٹے ہوئے خوابوں کی کرچیاں

پلکوں سے سمیٹنا کیسا ہوتا ہے

محبت کو کسی حادثے کی طرح

بھول جانا کیسا ہوتا ہے

میرے آہٹ سے بے خبر تیری زندگی

کیسے جان سکے گی

کسی کو دل کی گہرائیوں سے

چاہنا کیسا ہوتا ہے

محبت کر کے پوری شدت سے

محبت نبھانا کیسا ہوتا ہے

عشق میں موت کی حد تک

ٹوٹ جانا کیسا ہوتا ہے

کسی سوکھے پتے کی طرح

بکھر جانا کیسا ہوتا ہے

★_____★

٭ وراثت ٭

ملا کچھ نہیں کسی کی سلطنت میں
رہا ہے اکیلاپن ہی میری وراثت میں

لٹا کہ دیکھے ہیں میں نے اپنوں پہ
میرا اپنا آپ بھی لُٹ گیا محبت میں

میری خدوخال کا چرچہ رہا سب جگہ
کسی کی دلچسپی نہیں تھی سیرت میں

کسی سوچ کا کوئی کونا میلا نہ ہو
[7]ایسی پاکیزگی نہیں ملتی فطرت میں

---

[7] خدوخال – شکل و صورت

سراب تھا شاید حقیقت تو نہ ہو گی

گماں ہو جاتے ہیں اکثر محبت میں

یوں ہی نہیں ملتی ناکامی زندگی کو

کھوٹ ہوتی ہے کہیں نہ کہیں نیّت میں

ختم ہو جائے گی زندگی بلبلے کی مانند

کیا رکھا ہے، کچھ نہیں مل و دولت میں

سفر بہت کٹھن ہے روشن ہمارا تو یقیناً

منزل بھی بہترین لکھی ہو گی قسمت میں

❖ مجھے مان تھا ❖

ایک وقت تک مجھے مان تھا
محبت پر بھروسہ کچھ آسان تھا

زخموں سے چھلنی تھا دل مگر
تیری موجودگی کا احسان تھا

کچھ عرصہ خوشیاں رہی حاصل
پھر مصلحتاً غمگین انسان تھا

تلخی میرے لہجے کی دیکھ کر
کوئی اور کیا میں بھی حیران تھا

اب جیسے بے وقعت لگتا ہوں روشنؔ
کبھی میں اسی کے شایانِ شان تھا

★___★[8]

---

[8] بے وقعت – جس کی کوئی عزت نہیں ہوتی

٭ شوق ہی تو تھا ٭

ایک غزلیں سننے کا شوق ہی تو تھا روشنؔ
ایسا بھی کیا تھا کہ زندگی کو افسانہ بنا دیا

غزلیں لکھنا اپنے جزبات کی ترجمانی ہے
جو بیاں ہی نہ ہو سکے ایسا فسانہ بنا دیا

پلٹ کر کیوں آجاتا ہے بارہاں سامنے روشنؔ
وہ جسے ہم نے خود ہی گزرا ہوا زمانہ بنا دیا

میری تکلیف دو کوڑی کی نہیں اس کے نزدیک
جس تکلیف نے مجھے بلکل ہی دیوانہ بنا دیا[9]

---

[9] ترجمانی –معنی بتانا   بارہاں –بار بار

لوگ روتے ہیں تڑپتے ہیں دل ٹوٹ جائے تو
ایک ہم ہیں کہ اس دل کو ہی شاعرانہ بنا دیا

جو بیاں ہوا اسے درد کہا اور جو نہ کہہ سکے
ایسی آہِ ناسور کو روشن نے مسخرانہ بنا دیا

★_____★[10]

---

[10] آہِ ناسور –تکلیف دہ آہ　　　مسخرانہ –مذاق اڑانے والی بات

٭ خلاء ٭

دھڑکن کے شور میں کیسا یہ خلاء ہے
اجنبی زمانے میں اپنا نہ کوئی ملا ہے

اپنوں کے ساتھ ہوتی ہے تنہائی کیسی
بجھ گیا دل اور کبھی خود ہی جلا ہے

راستے میں تھا پتھر ٹھوکر مار کر یاد آیا
کسی نے ہمیں بھی تو ٹھوکر میں رکھا ہے

پہلے تو کبھی ہم نے آنسو نہ بہائے تھے
یہ ہم نہیں ہمارے اندر کوئی اور بلا ہے

دیکھیں گے ہم کب تک خود کو بچائیں گے
سانس میں نفرت پلے گی کہ نفرت کی ہوا ہے

تمہارا سب سلامت ہے روتے کیوں ہو روشن

اس سے الفت نہ چاہت نہ تمہیں کوئی وفا ہے

★_____★

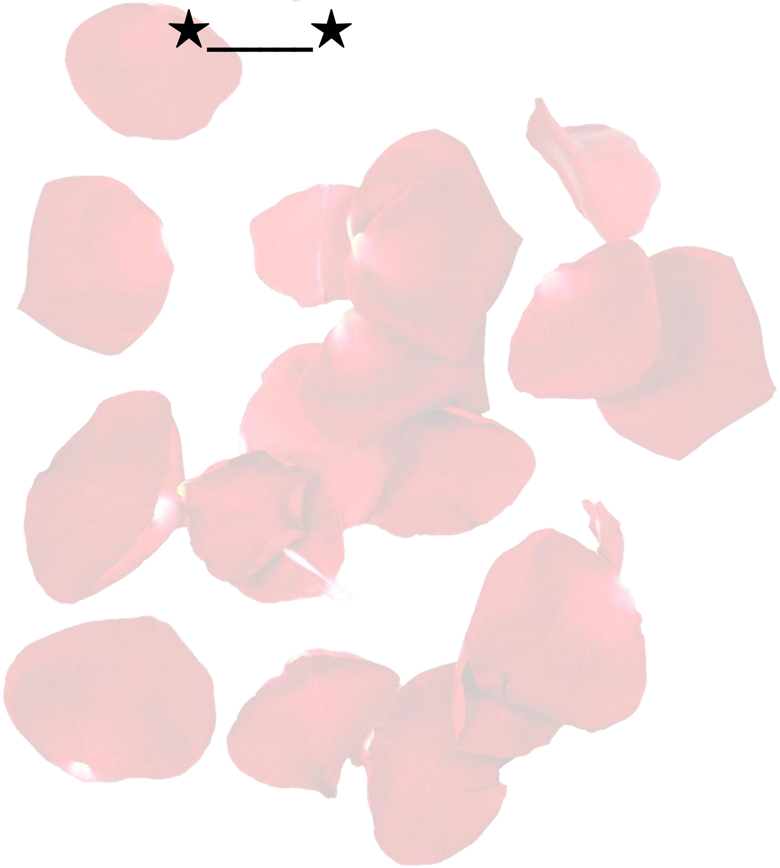

∴ اچھا لگا ∴

بات تلخ لگی پر اس کا اندازِ بیاں اچھا لگا
کہرام اندر تھا باہر سکون کا سماں اچھا لگا

صورت پیاری تھی سیرت بھی تھی اعلیٰ
دیکھنے والے کو مگر جہیز کا ساماں اچھا لگا

اسکی خواہش ہے کہ عزت ملے محبت میں
مجھے اسکا یہ بچکانہ سا ارماں اچھا لگا

اپنوں کے شہر میں اجنبی ہونے والوں کو
[11]روشن ہی کی طرح سنسان بیاباں اچھا لگا

---

[11]تلخ – کڑوی

❖ زندگی سفر ہے ❖

زندگی سفر ہے اور مسافر ہوں میں
پھر بھی لگتا ہے کوئی شجر ہوں میں
کہ جس پر ہجرت حرام ہوتی ہے
ایک ہی جگہ صبح اور شام ہوتی ہے
کہ جس پر ہر موسم نئے کوڑے برساتا ہے
ہواؤں کا بھی چلنا نیا طوفان اٹھاتا ہے
کہ کوئی چھاؤں کی آس لے کر آتا ہے
تو کوئی ضرورت کے مطابق کلہاڑی چلاتا ہے
زندگی سفر ہے اور اگر مسافر ہوں میں
تو آگے بڑھنا میرے لیے اتنا مشکل کیوں ہے
[12]آنکھیں میری خواب سے بوجھل کیوں ہے
سکون ہو بھی تو من بے کل کیوں ہے
زندگی سفر ہے اگر

---

[12]شجر – درخت   زنگ آلود – زنگ لگا ہوا

کیوں میرے آگے سے منظر بدل نہیں جاتے

چلتے رہتے ہیں پھر گھر کیوں نہیں جاتے

کیوں سوال سارے بدل نہیں جاتے

کیوں میری آنکھیں مجھے سونے نہیں دیتی

ٹیس اٹھتی ہے مگر رونے نہیں دیتی

زندگی سفر ہے اگر تو میرے مولی،

مجھے مسافر کر دے

درد لے کر میری جھولی سکوں سے بھر دے

کہ اب مجھ سے ایک ہی منظر دیکھا نہیں جاتا

تو کُن کہہ دے تو بندہ سب کچھ ہے پاتا

میری قسمت میری ذات سنوار دے

میرے زنگ آلود وجود کو نکھار دے

مجھے لے جا اجالوں میں

میرے دل کو روشن کر دے

کہ سفر ہے زندگی اور مسافر ہوں میں

پھر لگتا ہے شجر ہوں میں۔۔۔۔

★___★

❖ زندگی اور ہم ❖

بیچارگی سی بیچارگی ہے اور ہم
کہیں شرافت کہیں آوارگی ہے اور ہم

گھر بھی ہے گھر والے بھی ہیں
اجنبیت ہے شناسائی ہے اور ہم

نادان کہتا ہے معصوم سے لگتے ہو
ہنس دیا میں بولا معصوم اور ہم

خاموشی کا شور ہے درودیوار پر
سکوں[13] میں چبھن ذرا سی ہے اور ہم

---

[13] شناسائی – جان پہچان

وقت لگتا ہے وقت کے مرہم کو بھی

بے صبر اپنی تڑپ ذرا سی ہے اور ہم

کچھ ارادے اور حو صلے بلند بھی

ہائے ہمارے یہ ہوائی قلعے اور ہم

پریشاں کیوں ہو تنہائی سے روشن

ساتھ تیرا دیتی ہے اداسی اور ہم

★____★

٭ بات کرتے ہیں ٭

چلو!! کچھ بات کرتے ہیں

ایک لفظی ملاقات کرتے ہیں

کچھ تمہارے کچھ میرے

زخموں کا حساب کرتے ہیں

کچھ ان دیکھے بے نام زخم

جو اب بھی تازہ ہیں

انہیں تم نام دے دینا

وہ ان کہی تکلیفیں

جن میں اب بھی ٹیس اٹھتی ہے

چلو انہیں گمنام رکھتے ہیں

چلو کچھ بات کرتے ہیں

ایک لفظی ملاقات کرتے ہیں

جو کچھ بیتا ہے تم پر

ان گزرے سالوں میں

تم سب کہہ دینا

جو کچھ بیتی ہے ہم پر

ہم اگلی بار پر

ادھار رکھتے ہیں

وہ جو خاموشی سے پی لئے

زہر بھرے صبر کے گھونٹ

چلو انکا ثواب کہتے ہیں

چلو کچھ بات کرتے ہیں

ایک لفظی ملاقات کرتے ہیں

وہ تمہارا گھر جو تمہارا نہیں

وہ اپنے جو تمہارے اپنے نہیں

انکے بیچ گزرے دنوں کا

حال کہنا تم

ہم بھی اپنے حال پر ملال کرتے ہیں

وہ جو تنہا گزرے تھے

ان چند رت جگوں کا

چلو حال کہتے ہیں

روشن چلو کچھ بات کرتے ہیں

ایک لفظی ملاقات کرتے ہیں

مشکل ہے

اس بے حس وجود کا درد چھپانا مشکل ہے
ظالم تیری مردانگی کا طوق اٹھانا مشکل ہے

رلانے کے لوگ اس قدر شوقین ہیں مجھے
کہ شاید ان کے لیے مجھے ہنسا پانا مشکل ہے

پرندوں کو پنجرے کا عادی کر کے کہتے ہیں
بہت سست ہو گیا ہے اب اسے اُڑانا مشکل ہے

تم تو تم ہو تم سے ہمارا بھلا کیا مقابلہ ہوگا
ہم پڑے ہیں قدموں میں سر بھی اٹھانا مشکل ہے

[14]

---

[14] بے حس – جس میں کوئی احساس نہیں ہوتا   طوق - سزا کے طور پر گلے میں لٹکانے والی شے

محبت تھی بھلائی تھی کرم نوازش جو بھی تھا

تھا احسان ایسا احسان کہ احسان چکانا مشکل ہے

★___★

٭ کردار ٭

ساتھ پردوں میں چھپا لوگ کردار رکھتے ہیں
اپنی خامی کے ترازو میں سب کو پرکھتے ہیں

دور اندیشی سبھی کی کھری اور ٹھوس بھی ہے
اور ہم اپنی آنکھوں پر بھی ادھار رکھتے ہیں

اعلی طریقہ سلیقہ ہے تہذیب کے دائرے میں
ایک ہم ہیں کہ منہ پھاڑ سر جھاڑ رکھتے ہیں

مانا تنگ دل ،تنگ نظر، سنگ دل ہیں ہم
[15]آپ تو اپنے قلب میں پیار بے شمار رکھتے ہیں

---

[15]دور اندیشی -احتیاط مستقبل کا سوچنا قلب -دل

بات کسی اور کی ہو تو جائز ہے سبھی کچھ

مگر اپنی باری پر آپ اونچا معیار رکھتے ہیں

بند دریچوں میں بھی روشن رہیں خیالات

چلو تنہائی کو کچھ ایسے سنوار رکھتے ہیں

[16]★---------★

---

[16] دریچوں – کھڑکیوں

✤ احسان فراموش ✤

احسان فراموش ہوں مگر احسان یاد رکھتی ہوں
میں اکثر لوگوں کے انداز مہربان یاد رکھتی ہوں

خود اپنی بات سے پھرنے والے نہیں جانتے شاید
دوسروں کے ساتھ اپنے بھی فرمان یاد رکھتی ہوں

محبتوں کے بوجھ بڑے جان لیوا ہوتے ہیں روشنؔ
میں اپنی خود غرضی کو اور پہچان کو یاد رکھتی ہوں

★—★

٭ بھٹکے نہیں ہیں ہم ٭

بھٹکے ہوئے لگتے ہیں. بھٹکے نہیں ہیں ہم
اس شہر کے رستے ہمیں معلوم ہیں سارے

اپنی ہی صحبت نے بگاڑا ہے سبھی کو
ورنہ تو اس شہر میں معصوم ہیں سارے

بے ساختہ ہی نکل پڑی اک آہ لبوں سے
ورنہ تو خاموش سہہ لیے زخم ہیں سارے

حیوان کیا درندے بھی آب خوف زدہ ہیں
انسانیت بنا انسان کے ہجوم ہیں سارے

★---★

٭ نظر نہیں آتی ٭

زمانے میں ہے عورت کی محبت کا چرچا
زمانہ کو عورت میں ہی وفا نظر نہیں آتی

ٹیس اُٹھتی ہے جیسے کچھ ٹوٹ رہا ہو
مگر کہیں کوئی دراڑ نظر نہیں آتی

یادوں کے کانٹے راہوں میں نظر آتے ہیں مگر
اس راہ سے فرار کی کوئی راہ نظر نہیں آتی

سرگوشی سی سنائی تو دیتی ہے اکثر
مگر صورت کوئی اس پار نظر نہیں آتی [17]

ان کے لہجے میں پرواہ تو ہوتی ہے مگر
کیوں کوئی پرواہ نظر نہیں آتی ہے

---

[17] سرگوشی - کان میں کہی جانے والی بات

بھنور پیچھے اور کنارے بھی قریب ہیں مگر
پار کرنے کو دریا پتوار نظر نہیں آتی

یادوں سے جڑ جائیں جو چیزیں ایک بار
بیکار ہوجاتی ہے پر بیکار نظر نہیں آتی

چیر دیتی ہے جو لفظوں کی ایسی تلوار
حیرت ہے کبھی آر پار نظر نہیں آتی

آزاد بھی ہیں سب اور قید بھی خود میں
مگر اکیلے پن کی وہ دیوار نظر نہیں آتی

پھول پکڑے تو ہاتھ لہولہان ہوگئے روشنؔ
جانے کہاں چھپی ہے خار نظر نہیں آتی

★____★[18]

---

[18] لہولہان -خون سے بھرے ہوئے خار -کانٹے

٭ کس نے دیکھا ٭

کس نے آنکھوں کو قہر ہوتے دیکھا ہے
ہم نے لمبی راتوں کو سحر ہوتے ہیں

کہتے ہیں درد بانٹنے سے کم ہوتے ہیں
ہم نے حالات کو سنسنی خبر ہوتے دیکھا ہے

مرنے والے کے ڈر کی نہیں ہوتی فکر
سب کو اپنے اکیلے پن پر روتے دیکھا ہے

جو غم کو غم نہیں سمجھتے ان کو بھی
ہم نے خوشی میں لوگوں کو روتے دیکھا ہے

بے ایمانی ڈھکیل دیتی ہے خار میں
ہم نے بے ایمانی کو کامیاب ہوتے دیکھا ہے

کون اپنا ہے کون پرایا کیسے فرق کروں

ہم نے نفرت کو بھی شکر ہوتے دیکھا ہے

جو چٹان دکھتے ہیں ان کی حقیقت کیا ہے

ہم نے پتھر کو ٹوٹ کر بکھرتے دیکھا ہے

نہیں روشن تمہارا دل اندھیروں میں تو کیا

ہم نے دعاؤں کو زندگی کا نور ہوتے دیکھا ہے

★___★

٭ عجیب تھا ٭

جدا کر کے مجھے پھر بلانا عجیب تھا
فریب کر کے پھر وفا نبھانا عجیب تھا

رہ گئے اونچا اڑانے کے خواب ادھورے
حوصلہ توڑ کر پھر حوصلہ بڑھانا عجیب تھا

کرتا تھا اپنی شرطوں پہ جینے کی باتیں
جیسا بھی تھا یقیناً وہ انسان عجیب تھا

اپنوں سے دشمنی غیروں پہ مہربانی
کیا کہیں کہ اپنا ہی گھرانا عجیب تھا[19]

---

[19] فریب - دھوکا

ناراض ہوتے تھے دل میں کدورت نہ تھی

بچپن کا ہمارے وہ زمانہ عجیب تھا

عزت تو کیا ملی محبت کے بازار میں

بے دام کر گیا تیرا عاشقانہ عجیب تھا

خدا کے آگے سجدے کی بات کہتا تھا

امیروں کے آگے جھکتا مولانا عجیب تھا

تاروں کی چادر تھی سر پر اپنے روشن

ماحول پر چڑھا رنگ پرانا عجیب تھا[20]

---

[20] کدورت - دل کا میلاپن،

❖ نہ میں ہوتا تو کیا ہوتا ❖

شام کا عکس دل پر نہ ہوتا تو کیا ہوتا
سب ہوتا دنیا میں نہ میں ہوتا تو کیا ہوتا

اپنی نیکی چھپا کر رکھتا بس خدا کے لیے
ریاکاری کی محفل میں نہ میں ہوتا تو کیا ہوتا

لاکھ بچایا بچ نہ سکا اور ہار گیا سب کچھ
عزت ذلت کی دوڑ میں نہ میں ہوتا تو کیا ہوتا

پُرسکون فضا میں سانس لیتے گھر کے مکین
کسی کی راہ میں پتھر نہ میں ہوتا تو کیا ہوتا

درد میرا ساتھی رہا اندھیروں میں اجالوں میں
جھوٹی خوشی کے نشے میں نہ میں ہوتا تو کیا ہوتا[21]

---

[21] ریاکاری -دکھاوا   مکین –رہنے والے

❖ بتاؤ کیا کیا جائے ❖

بتاؤ کیا کیا جائے

جب زندگی روٹھ جائے تو

محبت دور جائے تو

زمانہ سب لوٹ جائے تو

بتاؤ کیا کیا جائے

جب پاس کوئی سہارا نہ ہو

جب بھنور قریب ہو

مگر پاس کوئی کنارہ نہ ہو

جب سفر میں ہوں ہم مگر

منزل گم ہو جائے تو

بتاؤ کیا کیا جائے

جب نئے دن کی اجلی روشنی میں بھی

کوئی امید نظر نہ آئے

بہار میں کھلتے پھول بھی

زندگی کو نہ مہکائے

دھڑکنیں چل رہی ہوں مگر

زندہ ہونے کا احساس مٹ جائے

دل تو رونا چاہے مگر

آنکھیں ایک بھی آنسو نہ بہائیں

بتاؤ کیا کیا جائے

خدارا کوئی ایک بار

بتاؤ کیا کیا جائے

کہ ہر سانس

میرا دل چیر دیتی ہے

ہر گزرتی گھڑی

کچھ نہ کچھ چھین لیتی ہے

جو بھولنا چاہوں

وہ سب کچھ یاد آتا ہے

آگے بڑھنے والا ہر قدم

نیا طوفان اٹھاتا ہے

کچھ غلطیوں کے چابک لگاتار چلتے ہیں

ٹوٹے خواب پچھتاوے سے

ہاتھ ملتے ہیں

مجھے اس آگ میں جلنے سے

روشنؔ اب کون بچائے

بتاؤ کیا کیا جائے

کوئی بتاؤ کیا کیا جائے......

★___★

❖ حقیقت پسندی ❖

وقت بے وقت لپٹ جاتی ہے زنجیر کی طرح
میری حقیقت پسندی مجھے اڑنے نہیں دیتی

ایک عمر بیت گئی آگے بڑھنے کی کوشش میں
لوگوں کی فکرمندی مجھے بڑھنے نہیں دیتی

سال گزر گئے نہیں گزرا تو وہ ایک لمحہ درد کا
گزرتے لمحوں کی رفتار وقت گزرنے نہیں دیتی

میرے آئینے کو جھوٹے عکس پسند نہیں آتے
یہ عادت مجھے کسی سے جڑنے نہیں دیتی

نہ طریقہ ہی آیا ہمیں نہ سلیقہ زندگی جینے کا
تیری نکتہ چینی کیوں مجھے جینے نہیں دیتی

ابھی تو قرض دار ہوں نمازِ جنازہ کہاں قبول ہو گی
محبتوں کی قرضداری سکوں سے مرنے نہیں دیتی

پے در پے وار کر کر کے بھی کچھ نہ بگاڑ سکا
بہار کی امید پھولوں کو بکھرنے نہیں دیتی

نیک بننے کی خواہش تو ہے مگر جانے کیوں
گناہوں کی عادت مجھے سدھرنے نہیں دیتی

یہی تو رسمِ دنیا ہے گھبراتے کیوں ہو روشنؔ
ڈباتی ہے دنیا ایک بار پھر ابھرنے نہیں دیتی

★_______★[22]

---

[22] نکتہ چینی – نقص ڈھونڈنے کی عادت، پے در پے -ایک کے بعد ایک

❖ سفر جاری ہے ❖

ایک سفر جاری ہے
بے نام رستوں پہ روشن
میں منزل سے ہوں انجان مگر
پھر بھی تلاش میں ہوں
میرے پیروں میں ہیں آبلے
کیوں کئی بار طئے شدہ رستوں پہ
میں بار بار گزرتا ہوں
مجھے اپنے مقصد کی خبر نہیں
نجانے کیا ڈھونڈتا ہوں
ہاں میں بھٹکا ہوا مسافر ہوں [23]
کبھی راستے کھوجتا ہوں
کبھی منزل ڈھونڈتا ہوں
اکثر لوگ مجھے بنجارا کہہ کر بلاتے ہیں

---

[23] آبلے - چھالے

کہ مجھے صحیح راہ کوئی ملی نہیں

اور جو راہ ملی کوئی کہیں

میں بھول جاؤں منزل میری

اسی بھولنے اور بھٹکنے میں

مجھے مقصد زندگی کا مل گیا

گمان تھا جو کبھی جانے کب حقیقت بن گیا

میں اب جانتا ہوں

مجھے کس کی تلاش رکنے نہیں دیتی

میں اپنے گھر میں اپنی

جگہ ڈھونڈتا ہوں

میں لوگوں میں اپنے لیے

وفا ڈھونڈتا ہوں

میں ڈھونڈتا ہوں اسے

جس کے آگے دل کھول کر رکھ سکوں

بنا ڈر کے میں اپنے

پیچ و خم بول سکوں

مجھے خاموشی سے محبت ہے

مگر اس کے سامنے میں دل سے بولوں

جو نہ بہہ سکے

ان آنسوؤں سے چہرہ دھولوں

ایک سفر جاری ہے

بے نام رستوں پہ روشن

اور جاری ہی رہے گا

کہ ایسے لوگ اب کہاں ملتے ہیں

اب تو لوگ بس چالیں چلتے ہیں

کسی کا درد ہاتھ لگ جائے

تو دنوں تک اس پر ہنستے ہیں

ہمدردی کی آڑ میں

اپنی انا کی تسکین کرتے ہیں

یہ سب جانتے ہوئے بھی

حقیقت مانتے ہوئے بھی

میں بھٹک رہا ہوں

منزل کی تلاش میں

کہ سفر جاری ہے

بے نام رستوں پہ روشن.....

❖ فطرت ❖

کیسے کوئی جانے گا دل میں کیا رکھتا ہوں
زبان پر شہد گلے میں مٹھاس رکھتا ہوں

میرے اندر کوئی جھانکے تو ڈر جائیگا
اپنے اوپر فرشتوں کا سا لباس رکھتا ہوں

کوئی مقابلہ ہے، ہی نہیں میری چالاکی کا
کسی کو کیا معلوم ہوگا میں کیا چاہتا ہوں

سکون لے کر خوش ہونے کا مزہ ہے الگ
دنیا کی نظروں سے خود کو بھی بچا کے رکھتا ہوں

کس شخص میں ہے دم کہ مجھ سے بچے
نظر میں آتا نہیں اور نظر کی کٹار رکھتا ہوں

پرے رکھنا مجھ سے تم چاہتوں کو اپنی
ڈال دوں جس پہ نظر جلا کر خاک کرتا ہوں

چاہے جتنے جیت کے خواب سجا کر رکھنا
جہاں سوچ نہ پہنچے وہاں مات رکھتا ہوں

تم اونچے گھرانے کے ہوں گے اپنی جگہ
میں اپنی بادشاہت کا سر پہ تاج رکھتا ہوں

اُجالوں میں رہتے ہو تبھی سوچ ہے روشن
میں باسی اندھیروں کا اندھیرے ساتھ رکھتا ہوں

★______★[24]

---

[24]کٹار - تیز دھار ولا خنجر،

❖ دھوپ کی دستک ❖

دھوپ کی دستک بھی نہ مٹا پائے اندھیرے
ضدی تھے صبح کے ساتھ چلے آئے اندھیرے

کون کرے سب کے لیے چراغ روشن یہاں
سبھی کو انتظار ہے کہ کب آئیں سویرے

کس کس چیز کی حفاظت کرے کوئی
یہاں اپنوں کے بھیس میں بھی ہیں لٹیرے

فطرت سے تو سبھی اچھے ہوتے ہیں مگر
بدلتے ہیں انسان کو حالات کے تھپیڑے

ڈرنا نہ تم کبھی اندھیروں کی سیاہی سے
یہی سیاہی لائے گی کامیابی کے سویرے

یہاں خود کرنا پڑتا ہے اپنے حصے کو روشن

ورنہ خواب سارے کھا جائیں اندھیرے

★_____★

❖ شکایت ہے بہت ❖

چپ چاپ گزر جانا اس جہاں سے ائے دل
تیری دھڑکن سے زمانے کو شکایت ہے بہت

بے وجہ خیرات نہ دیا کرو کسی کو دوست
تمہاری عزت اتارنے کو اک نصیحت ہے بہت

میری آہیں سب ان سنی کر کے کہتے ہیں
میری خاموشی سے انہیں وحشت ہے بہت

میرے وجود کا کانٹا چبھتا ہے آنکھوں میں
وہ بھی ساتھ بٹھاتے ہیں عنایت ہے بہت

بے دام کر تو دیا مجھے چار لوگوں میں
اب حضور کہتے ہیں تیری عزت ہے بہت

میں نے کہا تم مکر جاتے ہو اپنے قول سے
جواب آیا تیرے دل میں کدورت ہے بہت

زندگی کو ضائع کر کے لوگ کہتے ہیں
رک جاؤ فرشتوں باقی عبادت ہے بہت

جن میں ہوتی ہے بخل کی لاعلاج بیماری
اکثر ان ہی کے پاس ہوتی دولت ہے بہت[25]

پرندے جہاں جانے سے ڈرتے ہیں روشنؔ
مجھے ایسی اونچائی کی چاہت ہے بہت

---

[25] قول - بات، بخل -کنجوسی، کدورت -دل کا میل

❖ ہارا نہیں جاتا ❖

زندگی میں سب کچھ ہارا نہیں جاتا

کسی پر اپنا سب کچھ وارا نہیں جاتا

پیار تو آسمانی تحفہ ہے ائے دوست

یہ تحفہ ہر کسی پر اتارا نہیں جاتا

ہم نے یہ بات کہی ہے دل سے

وہ حادثہ ہم سے. بھلایا نہیں جاتا

ہم گزرے تھے ایک ایسی راہ سے

جہاں سے کوئی نہیں آتا نہیں جاتا

چھین کے منزل دربدری کی وجہ پوچھتے ہیں

میں نے کہا مسافر ہوں منزل نہیں پاتا

زندگی دیکھ لی ہم نے اتنی دوستوں
اب ہمیں کوئی خواب نہیں ڈراتا

ہاں میں خاموش تھا جدائی کے وقت
جانتا ہوں میں اس کو روک نہیں پاتا

ہر سانس مشکل ہر سانس پر سکون
اس بے بسی کا میں کچھ کر نہیں پاتا[26]

میرے اندر درد ہی درد بھر دیا جدائی نے
اس ناسور پر کوئی بھی مرہم نہیں لگاتا

جس کو دیکھنا عید تھی میرے لیے کبھی
سامنے سے گزر بھی جائے تو نظر نہیں آتا

---

[26] دربدری - بےٹھکانہ

خوش رہنا میرا بھی حق ہے دوستوں
پھر کیوں میں خوشی کو گھر نہیں لاتا

بکھرا پڑا ہے دل میرے سامنے
میں سمیٹوں تو سمٹ کیوں نہیں جاتا[27]

جو گزر چکا ہے زندگی کے راستوں سے
وہ میرے دل سے گزر کیوں نہیں جاتا

تم ہی اس کی کچھ دوا کردو ہمدم
اجالوں میں روشن کچھ کر نہیں پاتا

★___★

[27] ناسور - کبھی نہ بھرنے والا زخم

مطمئن ہیں

پلکوں کے کنارے بھگا کر مطمئن ہیں
وہ ستمگر میرا دل جلا کر مطمئن ہیں

پاگل ہوں شاید مگر پھر بھی خوش ہوں
اگر میرے اپنے مجھے رلا کر مطمئن ہیں

کسی سے نہیں تو خود سے وفا کر لیں
مجھ سے بے وفائی نبھا کر جو مطمئن ہیں[28]

پردوں میں چھپے ان کے چہرے خطرناک
جو لوگ پارسائی کا ڈھونگ رچا کر مطمئن ہیں

سب کو پتہ ہے کہ خدا سب دیکھ رہا ہے
پھر کیوں لوگ سازشیں کر کے مطمئن ہیں

---

[28] ستمگر – ستم کرنے والا،

جس کا علاج نہیں ممکن زمانے میں

محبت کا ایسا روگ لگا کر وہ مطمئن ہیں

وہ زہر جو پل میں مٹا دیتا ہے ہستی

وہ یادوں کا ایسا زہر پلا کر مطمئن ہیں

[29]

اس کی جفا سے زیادہ خود پر حیران ہوں

کیونکر میرا دل اس سے وفا نبھا کر مطمئن ہے

خواب دیکھنا بھی ہمت والوں کا شوق ہے

لوگ پرچھائیوں کا پیچھا کر کے مطمئن ہیں

نام کا اثر زندگی پہ ہوتا ہے اگر روشن

ہم اندھیروں میں چراغ جلا کر مطمئن ہیں

★——★

[29] پارسائی – گناہوں سے پاک

مجھے لکھنے دو

مجھے وہ ہر احساس لکھنا ہے
جو اندر سے کاٹتا ہے مجھے
ان گنت ٹکڑوں میں بانٹتا ہے مجھے
مگر مجھ سے اب کچھ بھی لکھا نہیں جاتا
کیونکہ لفظ سارے گم ہیں
تمہاری مہربانی سے
بتاؤ!! کیسے مجھے لفظ دو گے
جو تمہاری بے حسی نے چھینے ہیں
میرے نازک سے دل کو چیر کر
پتھر بنانے والے
تم بتاؤ!!
میں کیسے اپنے بکھرتے وجود کو سمیٹوں
مجھے وہ جزبات لکھنے ہیں
جو بتا سکیں حال میرا
تمہیں احساس دلا سکیں

کہ تنکوں کی طرح بکھرنا کیسا ہوتا ہے

سہارا دینے والے ہاتھوں سے

کسی کے سہارے کی بھیک مانگنا کیسا ہوتا ہے

اپنے خوابوں کا محل

تاش کے پتوں کی طرح ٹوٹ کر بکھرتے دیکھنا

کیسا ہوتا ہے

کیسا لگتا ہے جب جان پر بن آئے

پھر بھی مسکرانا پڑے

اور دنیا کے دکھاوے کو ہنسنا

کیسا ہوتا ہے

مجھے وہ حالات لکھنے ہیں

جنہوں نے مجھے زندہ لاش بنایا ہے

وہ درد جو میرے اندر

خون بن کر میری رگوں میں دوڑتا ہے

وہ نفرت جو تم سے محسوس ہوتی ہے

ہر لمحہ بڑھتی جاتی ہے

وہ زہر آلود خنجر

جو تم نے میرے دل میں اتارے ہیں

میری سوچ تک کو

کڑوا کر گئے ہیں

محبت کے نام پر جو کھیل تم نے کھیلا ہے

میرے معصوم جزبات کی

موت کی وجہ ہے

تم نے مجھے بے جان کر دیا

ہر درد کو میرا مہمان کر دیا

اب میں خاموش رہتی ہوں

اٹھنے والی ہر ٹیس چپ چاپ سہتی ہوں

کہ تم نے مجھے جینے کے قابل نہیں چھوڑا

کسی اور کا کیا

تم نے تو مجھے خود میرا نہ چھوڑا

آئینے میں اب اپنا ہی عکس

انجانہ سا لگتا ہے

اپنے گھر کا ہر اپنا

بے گانہ سا لگتا ہے

اب اور کیا لکھوں

کہ آگے ہر لفظ تم سے

میری نفرت کو اور بڑھانے لگتا ہے......

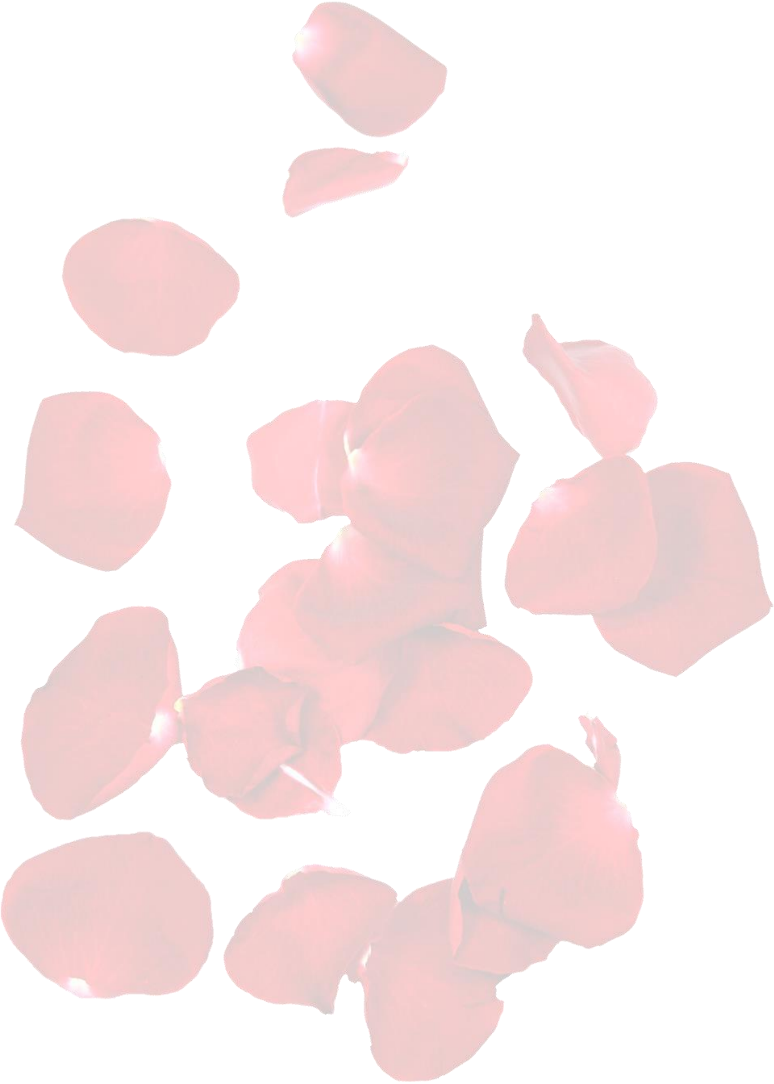

⁂ پہچان ⁂

بھلایا جس پل گذری باتوں کو
اٹھا تھا دل میں طوفان بہت

اب میری فکر نہ کرنا ائے دوست
ہو گئے ہیں مجھ پر احسان بہت

میری باتیں لوگوں سے چھپا کر
رکھا ہے بے سبب ہی انجان بہت

پریشانی تجھے ہو گی میرا کیا ہے
مجھ پہ تو ٹوٹے ہیں آسمان بہت

تم بھی کوشش کرتے رہو روشن
ضروری ہے زمانے میں پہچان بہت

❖ ضرورت محسوس نہیں ہوتی ❖

مجھے حیرانی ہوتی ہے

مگر اب ضرورت محسوس نہیں ہوتی

کسی سے بات کرنے کی

تڑپ رہتی ہے دل میں،

مگر اب درد پر بھی

ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

کسی سے سوال کرنے کی

جواب مانگنے کی

یا کوئی بوال کرنے کی

ضرورت محسوس نہیں ہوتی

زمانہ جانتا ہے

دنیا امتحان کے سوا کچھ بھی نہیں

پھر کیوں

کسی کو ضرورت محسوس نہیں ہوتی

سیکھ یاد رکھنی ہے

بہتر اپنے اعمال کرنے کی

وہ بکھرے ہوئے ٹکڑے

چبھتے ہیں تو چبھنے دو

محبت میں بسر خواب و خیال کرنے کی

روشنؔ کو اب ضرورت محسوس نہیں ہوتی

❖ معلوم ہوتی ہے ❖

آج زندگی کچھ ناراض معلوم ہوتی ہے
روٹھ کر بیٹھی ہمراز معلوم ہوتی ہے

بتایا تھا صرف اسے ہی حالِ دل اپنا
تماشے کی وہی کارساز معلوم ہوتی ہے

زندگی سے بھرپور خوش باش لڑکی
گھر کے باہر کچھ اداس معلوم ہوتی ہے

جس کی نزاکت ننھی بلبل جیسی ہے
ناراض ہو جائے تو باز معلوم ہوتی ہے

کوئی فضول مان کر باہر پھینکتا ہے
وہی چیز کسی کو مایہ ناز معلوم ہوتی ہے

روشن تیرا کارواں زمانے سے جدا ہے

تیری ذات پوشیدہ راز معلوم ہوتی ہے[30]

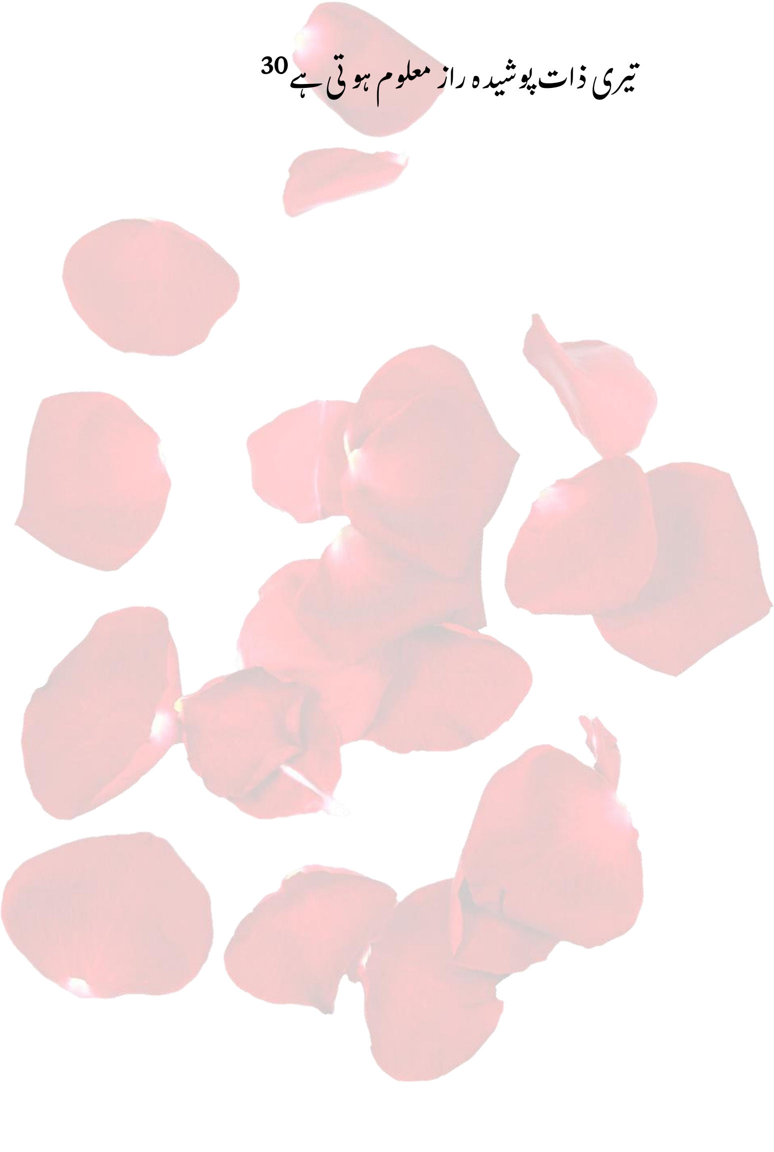

[30] کارساز - کام کرنے والا، مایہ ناز -ایسی چیز جس پر فخر ہو،

٭ قافلہ ٭

میری سوچ کے سبھی زاویے

تیری ذات سے جا ملے

کوئی اور خیال مجھے اب نہیں

کہ سب فضول سا لگتا ہے

میری زندگی کی سبھی رنجشیں

تیرے رنگ میں رچ بس گئیں

سبھی رنجشوں کی وجہ بھی تو

اور تو ہی محور بن گیا

چاہ کر بھی میرے قدم

کسی اور سمت بڑھتے نہیں

کہ کچھ زنجیریں رسموں کی

میرے پیروں کو جکڑ گئیں

سرِ راہ ٹھوکریں مل رہیں

کہیں پناہ نہیں ملی جسے

وہ میرا دل راہ میں حائل پتھر

درد کی کوئی لہر

مجھے چیر کر گزر گئی

آنسوؤں کا کوئی قافلہ

سکون سا دل میں اتر گیا

قافلوں کا حسن، ہی

سفر میں ہے

مگر روشن یہ قافلہ درد کا

اپنی منزل کو ہے پاگیا...

❖ خوایدہ چراغ ❖

خوایدہ چراغوں کی خاموش لؤ ہیں ہم
ٹکڑے کہتے ہیں ایک نہیں سو ہیں ہم

ہمیں منزل پر اب چین کہاں آئیگا
کہ مکین نہیں ہیں راہ رو ہیں ہم

ہم معاف بھی کر دیں یاد نہیں رہتا
لوگ کہتے ہیں کہ جنگ جو ہیں ہم

اپنی زندہ دلی سے انجان رکھ کر
مشہور کر رکھا ہے کہ کم گو ہیں ہم

دنیا کیا جانتی ہے بھول جاؤ روشن
کہ اپنی نظر میں آپ سرخرو ہیں ہم[31]

---

[31]خوابیدہ چراغ –پرسکون چراغ، راہ رو –مسافر، جنگ جو –لڑنے والا،

❖ تصویر ❖

میں اپنے بکھرے ہوئے ٹکڑوں سے

اپنی تصویر بنا بھی لوں

مشکل ہے کہ پہلے سی صورت نظر آئے

بڑے جتن سے کھڑا کرتی ہوں

مگر ضدی ہے میرا وجود اتنا

پتھر سے ٹکرائے اور پھر بکھر جائے

نظر کے سامنے رہتے ہیں مگر

مجھے نظر نہیں آتے

وہ جو ایک بار نظروں سے اتر جائے

الفاظ نے تراشا چہرہ بہت برا

خاموشی کو اپنا لو روشن

شاید کردار کچھ سنور جایٔ

کم گو – کم بولنے والا، سرخرو –کامیاب

قصہ

چھپا قصہ میری زندگی کا عام کر دیا
تمہاری ہمدردی نے مجھے بے دام کر دیا

کل تک تھا چار سو میرے اخلاق کا شور
آج ذرا سی صاف گوئی نے بدنام کر دیا

مجھے شہرت ملی بدولت تمہارے ایسی
چھپنے کی ہر کوشش کو ناکام کر دیا

چیخیں میری کر نہ سکیں مدعا بیاں
خاموشی نے ایسے مجھے گمنام کر دیا

تم کسی کو مشہور کیا کرو گے روشن
تم نے تو خود کو بھی بے نام کر دیا[32]

---

[32] صاف گوئی - سچ بات کہنا، مدعا - خواہش،

٭ سراب ٭

کسی کورے کاغذ پر مجھے سراب لکھنا ہے

جذبات کی سیاہی سے ہر خواب لکھنا ہے

میرے لئے کسی کے صبح شام لکھنا ہے

اپنی زندگی کو اس کے نام لکھنا ہے

لکھنا ہے وجہ بے خواب راتوں کی

کیسے ہوئی محبت کی شروعات لکھنا ہے

کیوں ابھی سے فکر ہو انجام کی کسے خبر

مجھے تو ایک خوبصورت آغاز لکھنا ہے

ایک عمر گزاری ہے آوارگی میں ہم نے

کسی کی خاطر روشن اب سفر تمام لکھنا ہے[33]

---

[33] سراب - نظر کا دھوکا،

٭ منافق ٭

دنیا کے ہر کوچے میں رہتے ہوں منافق
تو رشتے بھی منافق ناطے ہوں منافق

نفرت کے غبار لیے گلے مل رہے ہیں ہم
تم بھی ہو منافق میں بھی ہوں منافق

گالوں سے پھسلتا ہے آنسو نہیں اب
وہ خود کہتا ہے کہ میں بھی ہوں منافق

پردہ میں چھپا رکھا ہے قدرت نے ورنہ
ویسا ہی انسان جیسے شیطان ہوں منافق[34]

---

[34] منافق – جس کی باتوں اور عمل مختلف ہوں، گریہ – رونا

٭ ایک بات ٭

جانے کیا سوچ کر وہ بات نہ لکھ سکے

جس بات نے بے بات ہی ہر بات بھلا دی

لوگ کھوجتے ہیں میرے اندر میرا محور

اپنی گہرائی میں نے خود سے بھی چھپا دی

رشتہ کہیں چھوٹ گیا انا کے سفر میں

نہ اس نے پکارا نہ ہی میں نے صدا دی

پیچھا کر رہیں ہیں خوابوں کا لوگ اور

روشن نے اپنی زندگی حقیقت میں بنا دی[35]

---

[35] محور – مرکز

٭ دکھاوا ٭

ہنستا ہوا چہرہ تو دکھاوے کے لیے ہے
اکیلے میں مگر ہم سے دکھاوا نہیں ہوتا

زباں سے کرتا ہے ہر مومن خدا کا ذکر
کسی دل میں مگر خوفِ خدا نہیں ہوتہوتا

جو علم ہوتا کہ کانٹوں سے وابستہ ہیں
میں کبھی کسی قیمت پھول نہیں بوتا

اوروں کی ہتھیلی پہ رکھتا ہے میرے خط
جیسا بھی ہو دوست ایسا تو نہیں ہوتا

حیرت ہے ہنسی چبھتی ہے آنکھوں میں
دنیا کو ہے یہ فکر روشنؔ کیوں نہیں روتا

٭ سفید پوش ٭

سفید پوش ہیں ہم اپنے درد پر ہنستے ہیں
گلہ نہیں گر لوگ بے حسی کے تعنے کستے ہیں

مٹھی میں دبائے کانچ کا ٹکڑا بے بسی سے
کچھ بد قسمت موت کو بھی ترستے ہیں

وقت پر صحیح فیصلہ نہ کرنے والے اکثر
زندگی بھر اپنی ہی ذات میں تڑپتے ہیں

روشن ذرہ ذرہ بڑا خوشنما ہے میرے شہر کا
یاد رہے ذرّے بھی یہاں منافق بستے ہی [36][37]

---

[36]

[37] سفید پوش – حلال کمانے والے،

ایک شخص

اور مجھ میں بھی مل جائے گا بانٹا ہوا سا شخص
پرانے کہیں نئے طریقے سے تراشا ہوا سا شخص

مجبوری جھکا دیتی ہے اسے تو چپ ہو جاتا ہے
کبھی اپنی قسمت پہ بھی اتراتا ہوا سا شخص

بے ضرر لگتا ہے ہمیں اندازِ صوفیانہ جس کا
اپنی طرف ساری دنیا کو لبھاتا ہوا سا شخص

اس کی خوبی بتائیں یا برائی کا ذکر کرے کوئی
غیروں کی خاطر اپنوں کو رلاتا ہوا سا شخص[38]

پل بھر میں بدلتا ہے موسم کی طرح مزاج

---

[38] بے ضرر – جس سے کوئی خطرہ نہ ہو، صوفیانہ –صوفی جیسا سادہ مگر خوبصورت

کبھی مہکتا ہوا کبھی آگ برساتا ہوا سا شخص

میرے پاس موجود ہے دنیا والوں بے فکر رہو
امید کے روشن چراغوں کو بجھاتا ہوا سا شخص

∴ خاموشی کا شور ∴

کسی کے شور سے جاگا کرے کوئی کہیں
کہیں خاموشی کسی کو سونے نہیں دیتی

بنجر میں کھلتے ہیں پھول بے شمار کہیں
کہیں زرخیزی ہمیں کچھ ہونے نہیں دیتی

کبھی اترے دھاگے میں از خود تعبیر کے موتی
کبھی آنکھیں کوئی خواب پرونے نہیں دیتی

حاکم بنی بیٹھی ہے دنیا اس قدر انسان پر
ہنسنے نہیں دیتی کسی کو رونے نہیں دیتی

کسی کے پاس ہے ایک ہی چہرہ اندر اور باہر
کسی کی کلاکاری اسے بے پردہ ہونے نہیں دیتی

اندھیرے سے جڑی ہے ذات اپنی کچھ اس قدر

روشنی ہو بھی تو دل روشن ہونے نہیں دیتی[39]

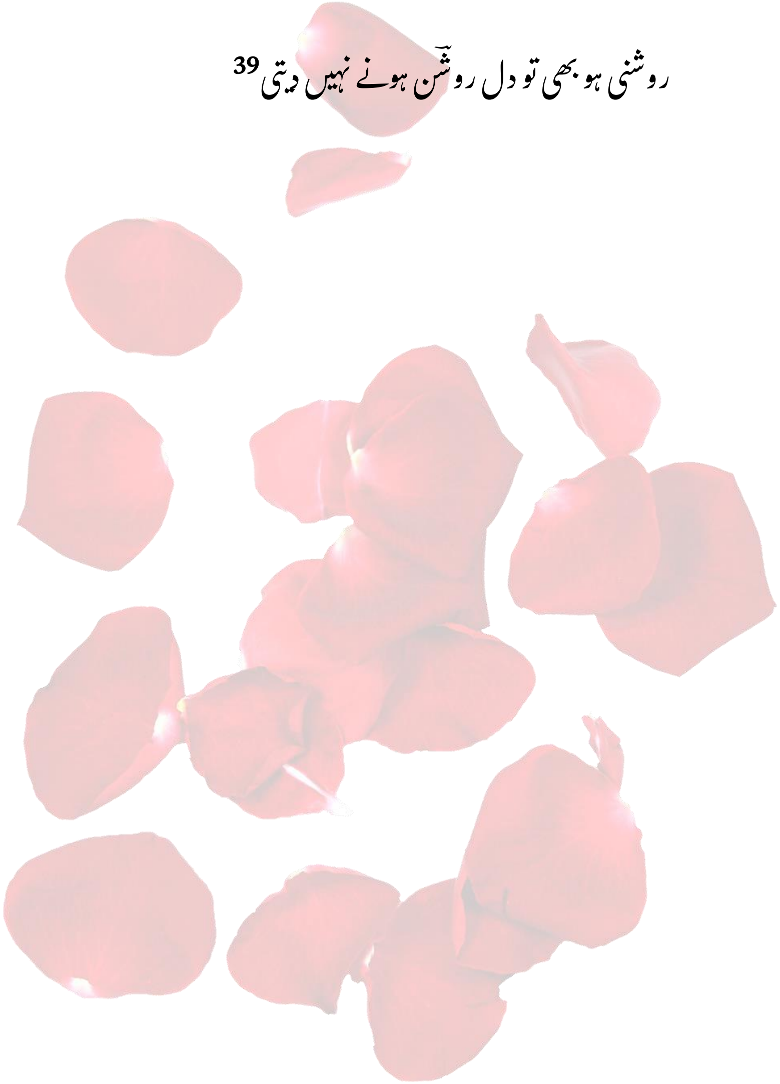

[39]ازخود – اپنے آپ ہی، حاکم –حکم چلانے والا،

٭ خاندانی ٭

نفرت ہو بھی جائے تو معاف کر دیتی ہوں
میرا غصہ بھی میری طرح خاندانی ہے

میرے لہجے سے میری محبت تولنے والے
میری ناراضگی کچھ نہیں بس زبانی ہے

تیرا ذکر تیری فکر اب پریشاں نہیں کرتی
تو میرے لیے کوئی بھولی ہوئی کہانی ہے

موت لے جاتی ہے کسی تفریق کے بنا
کون بوڑھا کیسا بچپن کیسی جوانی ہے

سکھانے والے مجھے جانتے ہی کتنا ہیں
نئی نہیں اس شہر میں روشن پرانی ہے

٭ میں روشن ہوں ٭

سچ کہا میری تحریر میں وہ بات نہیں
میں روشن ہوں کوئی اندھیری رات نہیں

میں لہجے پڑھوں اور سچی بات لکھوں
میرے دنیا سے گہرے تعلقات نہیں

شاید نہیں جانتا یہ زمانہ قافلے کا مطلب
ساتھ چلتی ہوں میں کرتی ملاقات نہیں

پردہ بھی رکھتی ہوں اور خلاصہ بھی کرتی ہوں
ایک وار میں جلوس نکالوں بارات نہیں

منافقت کرنے جتنی میری اوقات نہیں
میں روشن ہوں کوئی اندھیری رات نہیں

@ROSHAN_ALFAAZ_MERE

رفعت تیری عیاں ہے کہ بازو قلم بنے
جو مثل برق سیدھا اوراق پر گرے
شق ہو گیا قلم سے اوراق کا جگر
الفاظ تیرے روشن مقبول یوں ہوئے

میں بچپن سے کتابوں میں اپنا دوست تلاش کرتی رہی ہوں اور اب خود کو کتاب کے ذریعے ان لوگوں تک پہنچا رہی ہوں جنہیں ایک دوست کی ضرورت ہے ،

یہ کتاب انسانی فطرت، منافقت اور کئی ان کہی داستانوں کا مجموعہ ہے

اس کتاب میں غزلوں اور نظموں کے ذریعے میں نے کچھ لوگوں کی زندگی کا حال بیان کیا ہے جو میں نے اپنے اطراف دیکھیں اور سنیں ہیں۔جب آپ اس کتاب کو پڑھیں گے تو مجھے یقین ہے کہ آپ کو کبھی اپنا اور کبھی کسی اپنے کا خیال آئیگا، امید کرتی ہوں کہ آپ سب کے دل میں جگہ بنانے کی میری چھوٹی سی کوشش کامیاب ہوگی..

7506994878
kitab writing publication
kitabwritingpublication@gmail.com
Formerly SGSH Publications
9 788119 219896